جلد ۵۲/۱۷ | ۲۹ ہجرت ۱۳۴۲ ہش | ۵ محرم ۱۳۸۳ھ | ۲۹ مئی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۸ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ مگر شام کے قریب کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

کتب کی ضبطی کے خلاف اطراف و جوانب عالم کی جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے پُرزور احتجاج

جن تحریرات کو پڑھ کر ہم عیسائیت، شنٹو ازم اور بدھ مت کو ترک کر کے اسلام میں داخل ہوئے ہیں

ایک اسلامی حکومت کے لئے انہی تحریرات کو ضبط کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے

ہم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی جملہ تحریرات کو مقدس سمجھتے ہیں ان پر کسی قسم کی پابندی ہمارے لئے ناقابلِ برداشت ہے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ہر قوم و نسل کے احمدیوں میں بے چینی و اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور وہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور گورنر مغربی پاکستان جناب ملک امیر محمد خان صاحب کی خدمت میں بکثرت خطوط اور برقی تار ارسال کر کے ضبطی کے حکم کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں حتیٰ کہ وہاں کے بعض غیر از جماعت دردمند مسلمان بھی احتجاج کرنے میں پیچھے نہیں ہیں۔

قبل ازیں ہم سوئٹزرلینڈ، جرمنی، اسپین، لبنان، یوگنڈا، برما، سنگاپور، اور بورنیو کی جماعت ہائے احمدیہ اور ان کے ممبران کے بعض خطوط اور تاریں ان کالموں میں شائع کر چکے ہیں۔ اس کے بعد ڈنمارک، سویڈن، کینیا، ٹانگانیکا، آئیوری کوسٹ، لبنان، جاپان، بورنیو، اور دیگر متعدد ممالک سے جو مزید خطوط اور تاروں کی نقول موصول ہوئی ہیں اور جن کا سلسلہ برابر جاری ہے ان میں سے بعض ذیل میں شائع کی جا رہی ہیں۔ بقیہ آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کی جائیں گی انشاء اللہ

جماعتِ احمدیہ جاپان کا مکتوب

عزت مآب!

"احمدیہ اسلامک کمیونٹی ٹوکیو کے ہم جاپانی نژاد ممبران کو یہ خبر سن کر انتہائی صدمہ ہوا ہے کہ حکومتِ مغربی پاکستان نے "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" نامی کتاب کے تمام نسخے بحق سرکار ضبط کرنے کا اعلان کیا ہے۔

اس اقدام سے احمدیوں کے جذبات شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں کیونکہ عیسائی اپنی بائیبل کو جتنا مقدس اور واجب التعظیم سمجھتے ہیں، ہم احمدی اپنے سلسلہ کے بانی حضرت احمد علیہ السلام کی تحریرات کو اس سے کم مقدس اور واجب التعظیم نہیں سمجھتے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو حکومت کا یہ اقدام بائیبل یا ایسی ہی کسی مقدس کتاب کی اشاعت پر پابندی عائد کرنے کے مترادف ثابت ہوتا ہے۔ اسے ہم لاعلمی سے تعبیر کر سکتے ہیں یا پھر بعض ملازمین کے تعصب سے۔

ہم جماعت احمدیہ کے جاپانی اراکین عیسائیت، شنٹو ازم اور بدھ مت وغیرہ مذاہب کو ترک کر کے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے ہیں۔ ہم کو اسلام کی طرف کھینچ لانے کا ذریعہ حضرت احمد علیہ السلام کی ذات اور آپ کی تحریرات ہی تھیں۔

اس لحاظ سے ہمیں حکومتِ مغربی پاکستان کا یہ اقدام اسلام دوستی پر نہیں بلکہ عیسائیت نوازی پر مبنی نظر آتا ہے۔

ہم جاپانی ممبرانِ جماعت احمدیہ حکومت کے اس غیر مناسب اقدام کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہیں۔ یہ اقدام مذہبی آزادی کے بنیادی انسانی حقوق کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس حق تلفی کا فوری طور پر ازالہ کیا جائے اور ایسے اقدامات عمل میں لائے جائیں جن سے اس امر کی ضمانت مل سکے کہ آئندہ ایسے کسی اقدام کا اعادہ ممکن نہ ہوگا۔ یہ چیز بیرونی دنیا میں آپ کے ملک کے وقار کو بڑھانے اور اسے سربلند کرنے کا موجب ہوگی۔

آپ کا انتہائی مخلص

ہیکارو ماکاری (نور احمد) سیکرٹری جنرل احمدیہ اسلامک کمیونٹی

احمدیہ اسلامک سنٹر ٹوکیو ۱۹ مئی ۱۹۶۳ء

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات مورخہ ۹ جون بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ ۱۹۶۳ء میں بی۔اے۔بی۔ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے والے کالج کے طلباء ایک روز پیشتر ریہرسل کے لئے پہنچ جاویں۔ گاؤن اور ہڈ کا انتظام خود طلباء کریں گے۔ (پرنسپل)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۳ء

فیصلہ کے اعلان میں ناروا تاخیر

ایک ماہ سے زائد کا طویل اور صبر آزما عرصہ گزرتا ہے کہ حکومتِ مغربی پاکستان نے حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" جو تمام تر اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و جلالتِ شان کے نہایت درجہ مؤثر اظہار پر مشتمل ہے اور جو گزشتہ ۶۶ سال سے برابر شائع ہوتی چلی آرہی ہے یکایک ضبط کرلی۔ اس ناروا اقدام پر دنیا بھر کے احمدیوں میں انتہائی بے چینی و اضطراب کی لہر کا دوڑنا ایک قدرتی اور طبعی امر تھا۔

چنانچہ انہوں نے اس یقین اور اعتماد کے پیشِ نظر کہ اگر اس ناروا اقدام کے "خلافِ اسلام" اثرات و مضمرات حکومت کے گوش گزار کئے جائیں تو وہ ضرور اپنا فیصلہ واپس لے لے گی بڑے ہی دردمند دل کے ساتھ اس فیصلے کے خلاف احتجاج کیا اور خود مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی مقدس تحریرات میں سے ایک تحریر کے ضبط کئے جانے سے انہیں جو قلبی اذیت پہنچی تھی اس سے حکومت کو آگاہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جماعت احمدیہ پر ہی کیا منحصر ہے وہ غیر از جماعت دردمند دل رکھنے والے مسلمان بھی جنہیں اس کتاب میں مندرج صداقتِ اسلام کے دلائلِ قاطعہ اور اُن کی اثر انگیزی کا علم تھا تڑپ اٹھے اور وہ بھی اس کتاب کی ضبطی کے خلاف احتجاج کرنے میں پیچھے نہیں رہے۔ حتیٰ کہ بعض معتدد عیسائیوں نے بھی جن کی دلآزاری کی آڑ میں ضبطی کا حکم نافذ کیا گیا تھا حکومت کے اس اقدام کو بہت قابلِ افسوس گردانا اور برملا اس خیال کا اظہار کیا کہ ۶۶ سال پرانی کتاب کو جو مسلسل شائع ہوتی چلی آرہی ہے اور مسیحی حکومت اسے پچاس سال تک فراخ دلی سے برداشت کرتی رہی ہے اب آکر ۱۹۶۳ء میں ضبط کرنا اپنے اندر کوئی جواز اور معقولیت نہیں رکھتا۔

ہم حیران ہیں کہ اس ہمہ گیر اور انتہائی طور پر دردمند احتجاج کے باوجود جس کا سلسلہ تاحال جاری ہے حکومت کی طرف سے ابھی تک باضابطہ طور پر اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم یہ واضح کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ کسی ناروا اقدام کے خلاف احتجاج وہیں کیا جاتا ہے جہاں یہ یقین ہو کہ حکام اصل حقائق اور اُس کے اپنے اقدام کے اثرات و مضمرات سے پورے طور پر آگاہ ہوجانے پر ضرور انصاف اور دادرسی کریں گے۔ کیونکہ جسے دادرسی کا یقین ہی نہ ہو وہ کبھی اپنا دکھ درد بیان کرنے کی زحمت نہیں اٹھاتا۔ یہ دردمند احتجاج خود حکومت پر اعتماد اور اپنائیت کے بے پناہ جذبے پر دلالت کرتا ہے۔ اپنائیت اور اعتماد کے اتنے گہرے اظہار کے باوجود حکومت کا اتنے طویل عرصہ تک خاموشی اختیار کئے رکھنا درد و کرب اور قلبی اذیت میں اضافہ کا موجب ہے۔

اتنے ہمہ گیر اور اعتماد کے آئینہ دار احتجاج کی موجودگی میں جس میں جماعت احمدیہ کے افراد، بیرونی ممالک کے نومسلم، غیر از جماعت دردمند مسلمان حتیٰ کہ خود بعض عیسائی لیڈر بھی شامل ہیں حکومت کا یہ اولین فرض ہو جاتا ہے کہ وہ بلاتاخیر ضبطی کے حکم کو واپس لے کر اس بے چینی کو دور کرے جو اس کے اس ناروا اقدام کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

ہم انصاف اور اسلام کے نام پر حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ تائید و حمایتِ اسلام میں لکھی ہوئی کتاب کی ضبطی کے حکم کو واپس لینے کے فیصلہ کا جلد تر اعلان کرے۔ تا اس دقت جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور فیصلہ کے اعلان میں تاخیر کی وجہ سے جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے وہ دُور ہو اور ایک ناروا اقدام کی جلد تر تلافی نہ صرف ملک کے، بلکہ دنیا بھر میں ملک کی نیک نامی کا موجب بنے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہماری یہ دردمند آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہوگی اور حکومت فی الفور ضبطی کے حکم کی واپسی کا اعلان کرکے لاکھوں مجروح دلوں پر تسکین کا پھایا رکھے گی۔

اے کاش ہماری حکومت اس معاملہ میں تاخیر کی کرب انگیز اذیت کا احساس کرے اور تائید و حمایتِ اسلام کے معاملہ میں خود اپنی دردمندی کا ثبوت دے اور بلاتوقف فیصلہ کرکے زخمی دلوں پر مرہم کا پھایا رکھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفرِ لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب کی طرف سے عقیدت و محبت کا پُرخلوص اظہار

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ دنوں ایک ہفتہ کے قریب لاہور میں قیام فرما رہے ہیں۔ ان ایام میں جماعت احمدیہ لاہور کے دوست بڑے خلوص اور محبت کے ساتھ حضور کی کوٹھی پر تشریف لاتے رہے۔ اور اپنی عقیدت و محبت کا ثبوت پیش کرتے رہے۔ بعض دوستوں نے حضور، حضور کے اہلِ بیت اور خدام کی مہمان نوازی کا شرف بھی حاصل کیا۔ چنانچہ ۲۱ مئی کی شام کو مکرم میاں عبدالرشید صاحب لاہور نے حضور، حضور کے اہلِ بیت اور افرادِ خاندان کو دعوتِ طعام دی۔ جس میں حضور کے ہم سفر خدام بھی شریک ہوئے۔

مجلس انصار اللہ لاہور کی طرف سے مکرم خواجہ محمد شریف صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ لاہور نے درخواست کی کہ انہیں کھانا پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے چنانچہ حضور نے انہیں اجازت عطا فرمائی اور مجلس انصار اللہ نے ۲۲ مئی کو دونوں وقت کا کھانا اور ناشتہ حضور اور حضور کے اہلِ بیت اور ہم سفر خدام کو پیش کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے اراکین نے بھی ان ایام میں نہایت عمدہ نمونہ دکھایا اور وہ مختلف ڈیوٹیوں کی ادائیگی کے لئے رات دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوٹھی پر حاضر رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام دوستوں کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ایمان اور اخلاص میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے۔ اور انہیں بیش از بیش خدمتِ اسلام کی توفیق بخشے۔

"صوبائی حکومت کی بے تدبیری"

معزز معاصر ہفت روزہ "المنیر" لائل پور نے اپنی ۱۴ مئی ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق ایک ادارتی نوٹ شائع کیا ہے معزز معاصر نے اگرچہ کچھ سخت کی باتیں بھی لکھی ہیں جنہیں ہم شکریہ کے ساتھ یہاں درج کرتے ہیں:-

"....... حکومت مغربی پاکستان کی بے تدبیری قابلِ ماتم ہے کہ اس نے ایک ایسے کتابچہ کو ضبط کرنے کے لئے منتخب کیا جو عیسائیوں کے خلاف ہے۔ لیکن آج سے ستر اسی سال قبل شائع ہوا عیسائی حکومت کے زمانہ میں دو چار بار چھپا مگر اس نے ضبط نہ کیا..... جو کام عیسائی حکومت نے نہیں کیا وہ ایک مسلمان حکومت کررہی ہے .....

حکومت ایسے وقت میں خلافِ مسیحیت لٹریچر کو ضبط کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جب مسلمان عیسائیوں کی جارحانہ تبلیغ کے خلاف مسلسل احتجاج کررہے ہیں ..."

(ہفت روزہ المنیر لائل پور ۱۴ مئی ۱۹۶۳ء صفحہ ۳ دہم)

خطبہ جمعہ

جو شخص حقیقی معنوں میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے خدا کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا

اگر بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر وہ آپ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے جن سے اس کے نقصان کی تلافی ہو جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۲ر مارچ ۱۹۴۳ء ——— بمقام ناصر آباد (سندھ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

سورۂ فاتحہ وہ دعا ہے

جسے ہر مسلمان (جو) اپنے آپ کو اسلامی تعلیم پر عمل پیرا کرنے کی کوشش کرتا ہے) دن میں ۳۰-۴۰ مرتبہ ہر روز پڑھتا ہے۔ کم سے کم فرائض اور سنن موکدہ (یعنی وہ سنتیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور پڑھا کرتے تھے اور اپنے متبعین کو پڑھنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے) ملا کر ایک مسلمان دن میں ۳۰-۳۵ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے یعنی چار رکعتیں فجر کی اور ۱۲ ظہر کی ملا کر ۱۶ ہوئیں۔ پھر ۴ عصر کی ملا کر بیس اور ۵ مغرب اور ۹ عشاء کی یہ کل ۳۴ رکعتیں ہوئیں۔ لیکن اگر ظہر کی سنتیں، بجائے چار چار کے دو دو پڑھی جائیں تو چار رکعتیں کم ہو کر ۳۰ ہو جائیں گی۔ اس طرح گویا ۳۰ سے ۳۴ دفعہ ایک مسلمان کے لئے لازمی ہے کہ وہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور اگر فرائض اور سنن کے علاوہ وہ نوافل بھی پڑھے تو پھر جیسا موقعہ ہو گا اس تعداد میں زیادتی ہو جائیگی مثلاً رمضان میں تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ اگر انسان آٹھ تراویح پڑھے یا ۲۰ تراویح پڑھے تو پھر ۳۸ سے ۵۴ دفعہ تک سورۂ فاتحہ پڑھے گا۔

غرض جس نے نماز پڑھی اس کو ۳۰ دفعہ یا کم از کم

۳۰ دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھنی پڑتی ہے

اور اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اسے سورۂ فاتحہ نہ آتی ہو۔ مگر ایک مسلمان کے لئے یہ کہنا بھی درست نہیں کہ مجھے سورۂ فاتحہ نہیں آتی۔ ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ سیکھے۔ ہاں اگر یہ حالت ہو کہ اسے آ ہی نہ سکتی ہو تو علیحدہ بات ہے۔ مثلاً ایک شخص بڈھا ہو اور اس کی عقل ماری گئی ہو یا آخری عمر میں وہ اسلام لایا ہو یا پاگل ہو۔ یا بچہ ہو تو ایسے معذوروں کو الگ کر کے باقی سب کے لئے لازمی ہے کہ تیس سے لے کر ۵۴ مرتبہ تک سورۂ فاتحہ کو نماز میں دہرائے۔

اس سورہ میں ایک مومن خدا کے حضور کھڑے ہو کر علاوہ اور باتوں کے

دو باتیں اپنی طرف سے کہتا ہے

یہ دو باتیں اس کے دو دعوے ہوتے ہیں جو خدا تعالےٰ کے حضور کھڑے ہو کر کرتا ہے باقی باتیں دعوے نہیں ہوتے بلکہ یا تو وہ حقائق بیان کرتا ہے مثلاً کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔ اس میں وہ خدا تعالےٰ کے متعلق ایک واقعہ بیان کرتا ہے۔ اس کا اپنا کوئی کام نہیں۔ اسی طرح الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین یہ سب

واقعات اور حقائق

ہیں۔

اور یا پھر وہ خدا تعالےٰ سے مانگتا ہے۔ مثلاً کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم۔ اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ یہ بھی اس کا اپنا کام نہیں۔ وہ اپنی طرف صرف دو دعوے منسوب کرتا ہے اور کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ان دو دعوؤں کے سوا سورۂ فاتحہ میں انسان کی طرف سے اور کوئی دعوےٰ نہیں مثلاً خدا تعالےٰ کی ربوبیت کا اقرار ہے۔ سو انسان کہے نہ کہے۔ اللہ تعالےٰ تعریف والا ہے۔ وہ کہے نہ کہے اللہ رحمٰن ہے۔ وہ کہے نہ کہے اللہ رحیم ہے۔ وہ کہے نہ کہے اللہ مالک یوم الدین ہے اس کے نہ کہنے سے

خدا کی ربوبیت

میں کوئی فرق نہیں آتا۔ وہ اگر نہ کہے کہ تو رحمٰن ہے تو اس کی رحمانیت میں کیا فرق پڑ جائے گا۔ خدا تعالےٰ کے بادل اسی طرح برسیں گے جس طرح پہلے برستے تھے اس کا سورج بدستور چڑھتا رہے گا۔ اس کی ہوا بغیر روک کے چلتی رہے گی۔ انسان کے ہاتھ جن سے پکڑتا ہے۔ اس کے پاؤں جن سے وہ چلتا ہے۔ اس کے کان جن سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھیں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ غرضیکہ باقی سب اعضاء جن سے وہ کام لیتا ہے وہ اس نے کہیں سے خریدے نہیں بلکہ مفت ملے ہیں۔ اگر کوئی اس سے پوچھے کہ ایک مٹی کا ڈھکنا زیادہ قیمتی ہے یا ہاتھ تو کوئی پاگل ہی ہو گا۔ جو یہ کہے گا کہ مٹی کے ڈھکنے کی قیمت زیادہ ہے یقیناً ہر عقلمند یہی کہے گا کہ ہاتھ زیادہ قیمتی ہے۔

گورنمنٹ کے قانون

میں بھی ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کا ہاتھ کاٹ لے یا پاؤں یا ناک وغیرہ کاٹ لے تو گورنمنٹ اس کاٹنے والے کو قید کرتی ہے۔ اور اگر اتفاقی حادثہ سے مثلاً موٹر کی ٹھوکر وغیرہ سے کسی عضو کو نقصان پہنچ جائے تو جیسی اس مجروح کی حیثیت ہوتی ہے اس کے حسب حالات نقصان پہنچانے والے سے ہرجانہ دلایا جاتا ہے بہرحال گورنمنٹ کے نزدیک بھی ہاتھ اور پیر کی قیمتیں ہیں جن کی وجہ سے بعض حالات میں زخمی کرنے والے کو قید میں ڈالا جاتا ہے۔ اور

اتفاقی حادثہ میں

مجروح کی حیثیت کے مطابق بعض دفعہ ہزار بعض دفعہ دو ہزار بلکہ پچاس پچاس ہزار روپیہ تک ہرجانہ دلایا جاتا ہے۔ مثلاً اگر ایک ڈاکٹر ہو جس کی آمد ہزار یا دو سو روپیہ ماہوار ہو۔ اور کوئی شخص اتفاقی حادثہ سے اس کا ہاتھ یا پاؤں توڑ دے تو اس ڈاکٹر کو ہزار دو ہزار روپے ہرجانہ دلانا کافی نہیں ہو گا بلکہ اس کے

گزارہ کے مطابق

دلایا جائے گا۔ عدالت کہے گی کہ جبکہ یہ شخص بےکار ہو گیا تو اب یہ اپنے بیوی بچوں کو کس طرح کھلائے گا۔ اس لئے ایسی صورت میں وہ پچاس پچاس ہزار بلکہ لاکھ لاکھ روپے تک ہرجانہ دلا دیتی ہے۔

اب دیکھو

کہ اس قدر قیمتی ہاتھ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو مفت دیا ہے۔ اس نے اس پر کوئی قیمت خرچ نہیں کی۔ وہ ایسا قیمتی ہے کہ اسے نقصان پہنچ جانے پر گورنمنٹیں بھی کسی کو ایک ہزار کسی کو دو ہزار کسی کو دس ہزار کسی کو بیس ہزار کسی کو پچاس ہزار اور کسی کو لاکھ لاکھ روپے تک دلا دیتی ہیں۔ لیکن اگر اس کے مٹی کے ڈھکنے کو کوئی توڑ ڈالے اور پھر مالک جا کر عدالت میں دعوےٰ کرے کہ فلاں شخص نے میرا مٹی کا ڈھکنا توڑ دیا ہے تو اوّل تو کوئی وکیل ایسے مقدمہ کو لینے کے لئے تیار نہ ہو گا اور اگر کوئی لالچ کے

مارے نے بھی لے تو عدالت اس کی بیوقوفی پر مقدمہ خارج کر دے گی۔ غرض وہ ہاتھ جس کی قیمت ہزار دو ہزار یا لاکھ مقرر کی گئی تھی اس پر تم نے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا۔ وہ تو تمہیں مفت ملا ہے مگر وہ ڈھلنا جس کے توڑ جانے پر پولیس کا چالان تو کجا تم خود بھی جا کر عدالت میں دعوے کرو تو عدالت توجہ کے قابل نہیں سمجھے گی۔ وہ تمہیں مفت نہیں مل سکتا وہ تم خریدنا چاہو تو پیسے دے کر ہی لے گا اب یہ تمہارے ہاتھ پاؤں ناک کان وغیرہ

خدا کی رحمانیت کا ثبوت

نہیں تو اور کیا ہے اس ثبوت کی موجودگی میں اگر بندہ خدا کو الرحمٰن الرحیم نہ بھی کہے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اگر ساری دنیا کہنے لگ جائے کہ رحمٰن کوئی نہیں تو اس کا یہ قول ہی خدا کی رحمانیت کی دلیل ہوگا کیونکہ جب کوئی شخص کہہ رہا ہوگا کہ کوئی خدا نہیں تو یہ کس زبان سے بول رہا ہوگا۔ یہ زبان اسنے کہاں سے لی ہوگی۔ یقیناً خدا نے اسے مفت دی ہے اور رحمٰن مفت دینے والے کو ہی کہتے ہیں پس اس کا تو خدا کو گالیاں دینا بھی خدا کی رحمانیت کا ثبوت ہوگا۔

پھر بندہ کہتا ہے

خدا مالک یوم الدین ہے

اب اگر یہ کہتا تب بھی خدا مالک یوم الدین تھا۔ اگر یہ نہ کہتا تب بھی وہ مالک یوم الدین ہے۔ اس کے بعد کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ پس ساری سورۃ میں یہی دو فقرے اسنے اپنی طرف منسوب کئے ہیں۔ ان سے پہلے وہ صداقت کا اظہار کرتا ہے اور ان کے بعد خدا سے کچھ مانگتا ہے کہ اے خدا مجھے کچھ دے دے۔ لیکن درمیان میں وہ دو دعوے کرتا ہے ایک تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ
میں خدا کا عبد ہوں اور کسی کا عبد نہیں۔

لیکن

اگر اس کا عمل دیکھو

تو کتنے ہیں جو اس دعوے پر سچے طور پر عمل کرتے ہے۔ ہزاروں ہیں جو ایک طرف ایاک نعبد کہتے ہیں اور دوسری طرف چوریاں کرتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں۔ غیبت کرتے ہیں اور ذرا ہاتھ میں طاقت آئے تو دوسرے کو کچھ چیز ہی نہیں سمجھتے وہ اپنے کمزور بھائی کو کہتا ہے کہ میں تھپڑ مار کر تیرے سارے دانت توڑ ڈالوں گا وہ نادان اتنا بھی نہیں جانتا کہ یہ زور اس کے ہاتھ میں کہاں سے آیا۔ دولت آجائے تو وہ لوگوں کو کہتے ہے کہ میں تمہیں یوں ذلیل کر دوں گا۔ میں تمہیں سیدھا کر دونگا چنانچہ دیکھ لو نبیوں کے مخالف کس گھمنڈ کے ساتھ نبیوں کو چیلنج دیتے تھے کہ باز آ جاؤ ورنہ ہم تم کو اپنی زمین سے نکال دیں گے ہمارے ہاں بھی زمیندار اپنے کمزور ہمسایہ کو کہتے ہیں کہ ہم تمہارا پاخانہ بند کر دیں گے۔ دیہات میں ٹٹیوں کا یا ان کی صفائی کرنے والوں کا انتظام تو ہوتا نہیں کھیتوں میں جانا ہوتا ہے تو وہ زمیندار ذرا سی بات پر اتنا اچھلتا ہے کہ گویا زمین و آسمان کی طاقت اسی کے پاس ہے۔ خدا تعالےٰ کو تو حقیقی حکومت حاصل ہے مگر اس کے باوجود وہ بندوں پر حکومت نہیں جتاتا بلکہ ناز اٹھا رہا ہے اور محبت کے ساتھ اپنے بندوں سے احسان کر رہا ہے۔ کہیں بندہ روٹھا ہوا ہے اور خدا اس کو منا رہا ہے۔

حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی رح

لکھتے ہیں کہ لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ میں اعلےٰ کپڑے پہنتا ہوں (کیونکہ ان کے متعلق آتا ہے کہ وہ بہت قیمتی کپڑا پہنتے تھے جو آج کل کی قیمت کے لحاظ سے ۱/۲ ہزار روپیہ فی گز کا کپڑا بنتا ہے) اسی طرح شاہ ولی اللہ صاحب رح (جو دہلی کے ایک بہت بڑے بزرگ تھے) ان کے متعلق بھی آتا ہے کہ ان کا لباس نہایت اعلےٰ ہوتا تھا اور وہ روزانہ نیا جوڑا پہنتے تھے۔ جب اس پر لوگوں نے اعتراض کیا کہ یہ قیمتی کپڑا پہنتا اور قیمتی کھانے کھاتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو کبھی کپڑا نہیں پہنتا جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر! تجھے میری ذات کی قسم تو کپڑا پہن اور میں کوئی کھانا نہیں کھاتا جب تک مجھے خدا تعالےٰ نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر تجھے میری ذات کی قسم تو یہ کھانا کھا۔

اب دیکھو کہ کہاں خدا تعالےٰ کی ذات اور کہاں عبدالقادر جیلانی رح دونوں میں اتنی بھی تو نسبت نہیں جتنی ایک انسان اور چیونٹی میں ہوتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ اپنی محبت کی وجہ سے بندے کی منتیں کر کے اسے مناتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا یہ سلوک بندے کو شرم دلانے کے لئے ہے کہ خدا تعالےٰ تو عرش پر ہو کر یوں منتیں کرتا ہے مگر یہ اتنا چھوٹا ہو کر کبر و غرور میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں یوں کر دوں گا۔ اور میں ووں کر دوں گا۔

گویا ادھر تو وہ ایاک نعبد میں خدا تعالےٰ کے سامنے کہتا ہے کہ میں کچھ بھی نہیں میں تو آپ کا ایک غلام ہوں۔ میں تو ذلیل ہوں۔ میرا کوئی ٹھکانا نہیں مگر نماز سے نکل کر ایک اپنے جیسے بندے کو جس کی ویسی ہی آنکھیں ہیں جیسی اس کی ویسی ہی ناک ہے۔ جیسی اس کی ویسے ہی ہاتھ اور پاؤں ہیں جیسے اس کے کہتا ہے کہ میں تجھے نکال دوں گا۔ میں تجھے جوتوں سے سیدھا کر دوں گا۔ میں تجھے بتا دوں گا کہ میں کون ہوں۔

تعجب ہے

کہ پچاس دفعہ خدا تعالےٰ کے سامنے ایاک نعبد کہنے والا کہتا ہے کہ میں وہ چیز ہوں اور میں یہ چیز ہوں اور اتنے بڑے دعوے کرتا ہے۔ مسجد میں تو وہ کہتا ہے کہ خدا ہی سب کچھ ہے مگر باہر آ کر آپ ہی رب بن جاتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ شخص اتنا جھوٹ بولنے والا ہے کہ جس کی مثال ہی نہیں اور پچاس دفعہ دعوے کر کے جھوٹ بول جاتا ہے ایسے شخص کے قول کی کیا قیمت رہ جاتی ہے جو ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ پچاس دفعہ کہتا ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں

نہایت ذلیل غلام

ہوں تو ہی سب سے بڑا ہے مگر باہر نکل کر کہتا ہے کہ میں ہی سب کچھ ہوں بھلا ایسے شخص کے دل میں ایمان پیدا ہی کیسے ہو سکتا ہے جو باوجود کمزور ہونے کے دعوے کرتا ہے کہ میں یوں کر دوں گا اور میں ووں کر دوں گا۔ اس کے مقابلہ میں خدا کو سب طاقتیں حاصل ہیں مگر پھر بھی وہ ایسا نہیں کہتا بلکہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔

بعض منافق لوگ جب جماعت سے الگ ہوتے ہیں تو

بلند بانگ دعاوی

کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم یوں کر دیں گے ہم ایسا کر دیں گے۔ لیکن میں نے باوجود جماعت کا امام ہونے کے کبھی نہیں کہا کہ میں ایسا کر دوں گا بلکہ یہی کہتا رہا ہوں کہ جو کچھ خدا کی مرضی ہوگی وہی ہوگا۔

انسان کو تو چاہیئے کہ اگر اس کے دل میں ایسا گندہ خیال آئے تو بجائے دوسرے کو مارنے کے کہے کہ میں اس خیال کو کچل دوں گا اور اپنے دل کو سنوارنے کی کوشش کرے۔

ایاک نعبد

کہنے والا اگر غرور اور تکبر سے کام لے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی غلامی ہے۔

دوسری بات

جو وہ بطور دعوے کے پیش کرتا ہے ایاک نستعین ہے کہ اے خدا میں نے تجھ ہی سے لینا ہے اور کسی بندے سے نہیں مانگنا۔ مگر عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں ایک بندہ کہتا ہے کہ میں ذلیل ہوں میں حضور کا غلام ہوں ادھر سجدے سے سر اٹھاتے ہی لاٹھی لے کر کھڑا ہو جاتا ہے وہاں یہ دوسرا شخص اسی کی شکایت لے کر خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ خدایا یہ جو تیرا بندہ بنتا تھا بالکل جھوٹ کہتا تھا۔ تیرے سامنے تو کہتا تھا کہ میں نے کسی پر ظلم نہیں کرنا، میں نے کسی کا حق نہیں دبانا، مگر باہر جا کر ڈنڈا لے کر کھڑا ہو جاتا ہے اور ہم پر ظلم کرتا ہے اور ہمارے مالوں کو ناجائز طور پر دباتا ہے یہ تو تیرے سامنے جھوٹ بول گیا مگر ہم سچ کہتے ہیں کہ ہم تجھ سے ہی مدد مانگیں گے اور کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ لیکن ظالم تو یہ کہہ کر کہ میں تیرا غلام ہوں ذلیل ہوں۔ کسی کو کیا کہہ سکتا ہوں۔ جھوٹ بول گیا۔ اور یہ مظلوم بن کر جھوٹ بول گیا کیونکہ ادھر تو خدا تعالےٰ کے سامنے کہا کہ

میں نے تجھ سے ہی مانگنا ہے

اور پھر سلام پھیرتے ہی بندوں کے آگے ہاتھ جوڑنے شروع کر دیتا ہے کہ حضور ہمارے مائی باپ ہیں حضور ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر اس کا ایاک نستعین کہنا صحیح ہے تو پھر یہ گھبراتا کیوں ہے۔ اگر واقعہ میں خدا ہے تو وہ ضرور اس کی مدد کرے گا بندوں سے کیوں مدد مانگتا پھرتا ہے۔ بہرحال اس کا ایاک نستعین کہنا بھی صحیح ہو سکتا ہے جب وہ دوسرے بندوں سے

ذلت آمیز مدد

نہ مانگے۔ ہاں تعاون والی مدد مانگے تو یہ درست ہوگا۔ یہ نہ ہو کہ انسانی کوشش پر ہی سارا انحصار رکھے۔ ایک شخص جب کسی سے سفارش کرانا چاہتا ہے اور اسی سفارش پر سارا انحصار رکھتا ہے تو اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر اس کی سفارش نہ ہوئی تو وہ کہیں کا بھی نہ رہے گا۔ حالانکہ جب ایسا شخص نماز میں کہتا ہے کہ مجھے کسی کی پرواہ نہیں تو فارغ ہو کر

کیوں ہر دروازے پر ماتھا رگڑتا ہے

اور منتیں کرتا پھرتا ہے کہ مجھ پر فلاں مصیبت ہے۔ میری مدد کرو۔

غرض ایک طرف تو ظالم کہتا ہے کہ میرے جیسا ذلیل کوئی نہیں اور میرے جیسے غلام کوئی نہیں لیکن نکلتے ہی یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس جیسا نمرود کوئی نہیں۔ اس جیسا شداد کوئی نہیں۔ دوسری طرف یہ مظلوم کہتا ہے کہ میں نے تو کسی سے مدد نہیں مانگنی تجھ سے ہی مانگنی ہے اور پھر نکلتے ہی ہر ایک کے آگے ناک گھستا ہے حیرت آتی ہے کہ کس طرح دونوں فریق جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں۔ پہلا ایاک نعبد کہتا ہے اور ہر ایک پر ظلم کرنے پر تلا رہتا ہے اور دوسرا ایاک نستعین کہہ کر ہر ایک سے مانگتا پھرتا ہے۔ ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ روزانہ پچاس دفعہ خدا کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرتا ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں میں تیرا غلام ہوں۔ مجھ سے ذلیل اور کوئی نہیں لیکن فارغ ہوتے ہی فرعون سے بڑا بنتا ہے اور دوسرا کہتا ہے مجھے ان فرعونوں کی پرواہ نہیں۔ میں نے تجھ سے ہی مانگنا ہے تیرے ہوتے ہوئے مجھے کسی اور سے کیا ڈر ہو سکتا ہے مگر سلام پھیرنے کے بعد ہر ڈیوڑھی پر جا کر ناک رگڑتا ہے۔ حالانکہ نماز کے اندر کہہ رہا تھا کہ میں نے تو اے خدا تجھ سے ہی مانگنا ہے میں نے کسی اور کے پاس جانا ہی نہیں نہ مجھے کسی کی پرواہ ہے ایک دفعہ تیرے ساتھ جو تعلق جوڑ لیا تو بھلا اب میں کسی کو کیا جانوں اور ادھر مسجد سے نکلتے ہی آوازیں دینی شروع کرتا ہے کہ اے چوہدری جی تسیں ای میری مدد کرو! اے مولوی جی تسیں ہی میری کہانی سُن لو۔ غرض ہر جگہ سے مدد مانگتا پھرتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس جیسا ذلیل دنیا میں کوئی نہیں۔

پھر دوسری اذان ہوتی ہے یہ پھر مسجد میں آتا ہے اور خدا کے آگے کھڑے ہو کر عرض کرتا ہے کہ میں نے کسی سے نہیں مانگنا۔ اگر مانگنا ہے تو تجھ سے۔ تیرے سوا کہیں میں جا کہاں سکتا ہوں۔ پھر نماز سے علیحدہ ہوتا ہے تو تم اس نالائق کو دیکھتے ہو کہ کس طرح ہر دروازے پر جا کر مانگتا پھرتا ہے۔ اگر اس کے اندر ذرا بھی وفا ہوتی۔ اگر وہ واقعہ میں سمجھتا کہ اس کا خدا موجود ہے تو اسے اس طرح مانگنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک کمزور ایمان والے کا مانگنا جس کے اندر طاقت نہیں اور رنگ رکھتا ہے وہ تو زکڈا کی طرح ہوتا ہے کہ اگر اسے مل جائے تو خیر ورنہ خدا پر توکل کر کے آگے چلا جاتا ہے۔ مگر یہ بالکل جھوٹ بولتا ہے اور خدا سے مانگنے کا اقرار کر کے ہر ایک کے سامنے لجاجت کرتا ہے اور ہر بندے کو خدا سمجھتا ہے۔

کیا یہ عجیب تماشہ نہیں

کہ ظالم اور مظلوم دونوں جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ ایک خدا کے سامنے جا کر کہتا ہے کہ میرے جیسا ذلیل دنیا میں کوئی نہیں میرے جیسا ننگا دنیا میں کوئی نہیں اور جب باہر نکلتا ہے تو طرح طرح کے ظلم و ستم سے کام لینا شروع کر دیتا ہے۔ دوسرا کہتا ہے مجھے کسی ظالم کی کیا پرواہ ہے۔ میں کب کسی سے ڈرتا ہوں۔ جب تیرے جیسا رحیم و کریم خدا میرے سامنے ہو تو مجھے کس کا خوف ہو سکتا ہے۔ بھلا میں کسی سے ڈرتا ہوں؟ مجھے پتہ ہے کہ جو مجھے مارنا چاہے گا تو اسے مار دے گا۔ اور جو مجھے ذلیل کرنا چاہے گا تو اسے ذلیل کرے گا۔ میں تیرا دروازہ چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں؟ مگر جس طرح پہلا شخص نماز کے بعد ظلم کو شیوہ بنا لیتا ہے اسی طرح یہ دوسرا شخص پانچ مرتبہ خدا سے مانگنے کا اقرار کر کے جاتا ہے اور پانچ پہر لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے۔ ایسا اقرار کرنیوالے پر خدا کا فضل نازل کس طرح ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک بزرگ کا واقعہ

سنایا کرتے تھے فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر شخص کے رزق کے لئے ایک ذریعہ مقرر کیا ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ براہ راست فرشتے آسمان سے لا کر اس کے سامنے رکھ دیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کسی بندے کے دل میں ڈال دیتا ہے کہ فلاں بندے کو ضرورت ہے اسے فلاں چیز دے دو۔ یا خواب میں دکھا دیتا ہے کہ فلاں جگہ سے تیری ضرورت پوری ہو سکتی ہے یا کہیں اچھی بارش برسا دیتا ہے اور فصلیں اچھی ہو جاتی ہیں۔ غرض ہزاروں ذریعے رزق پہنچانے کے اس نے مقرر کئے ہیں لیکن خدا تعالےٰ بعض دفعہ کسی بندے کو کہہ دیتا ہے کہ تو تلاش بھی نہ کر بلکہ ایک جگہ بیٹھ جا ہم تیرے لئے رزق پہنچا دیں گے چنانچہ وہ بیٹھ جاتا ہے ادھر خدا تعالےٰ بندوں کے دل میں الہام کرتا ہے کہ فلاں شخص کے لئے کھانا لے جاؤ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے ایک بندے کو کہا کہ تو

پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھ جا

اور اسے وہاں کئی سال تک اللہ تعالےٰ کھانا پہنچاتا رہا۔ آخر ایک دن اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ اس بندے کو دیکھا جائے کہ اس کا ایمان کیسا ہے چنانچہ اس دن لوگوں کو اسکے متعلق الہام کرنا بند کر دیا۔ ادھر اس بزرگ کو فاقہ آنا شروع ہوا۔ ایک وقت کا فاقہ آیا۔ دوسرے وقت کا آیا۔ پھر تیسرے وقت کا آیا۔ آخر اس سے بھوک برداشت نہ ہوئی اس نے سوچا کہ اس طرح بیٹھ رہنا تو ٹھیک نہیں۔ شہر میں جا کر کسی سے کھانا لانا چاہیئے قریب ہی شہر تھا وہاں گئے اور ایک امیر کے دروازے پر جا کر کھانا مانگا جہاں سے انہیں تین روٹیاں اور کچھ سالن ملا۔ جب وہ لے کر واپس چلے تو اس امیر کے دروازے پر ایک کتا بیٹھا تھا اس کتے کے

دل پر اللہ تعالیٰ نے الہام نازل کیا

وہ کتا ان کے پیچھے چل پڑا۔ کچھ دور جا کر انکو خیال آیا کہ یہ کتا جو میرے پیچھے آ رہا ہے شاید بھوکا ہے۔ یہ سوچ کر انہوں نے ایک روٹی اور تیسرا حصہ سالن کا اس کے آگے ڈال دیا کتا جلدی سے وہ روٹی اور سالن کھا کر ان کے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دور جا کر انہوں نے یہ خیال کر کے کہ اس کتے کا حق زیادہ ہے دوسری روٹی اور ایک حصہ سالن اور ڈال دیا۔ کتا وہ بھی جھٹ پٹ کھا کر پیچھے ہو لیا۔ اب ان کے دل میں خیال آیا کہ کیسا ڈھیٹ جانور ہے۔ انسان کی عادت ہے کہ وہ غصے میں آ کر جانوروں سے باتیں کرنی شروع کر دیتا ہے۔

تم نے کئی دفعہ دیکھا ہوگا

کہ کسان چلتے ہوئے بیلوں سے بھی باتیں کرتا جاتا ہے اور اسے کہتا جاتا ہے کہ تجھے کیا ہو گیا ہے۔ حالانکہ وہ بیل سننا نہیں سمجھتا نہیں۔ اسی طرح غصے میں آ کر انہوں نے کتے سے کہا کہ "بے حیا کہیں کا دو روٹیاں ڈال دیں اب بھی جانے کا نام نہیں لیتا"۔ ادھر انہوں نے یہ کہا اور معاً اللہ تعالےٰ نے ان پر

کشف کی حالت

طاری کی اور وہ کتا بولا (کشف میں جانور بھی بول کرتے ہیں اور دیواریں بھی بولا کرتی ہیں) کہ بے حیا تم ہو یا میں ہوں۔ مجھے اس امیر کے دروازے پر سات سات وقت کا فاقہ آیا ہے مگر اس کے باوجود میں اس دروازے سے کہیں نہیں گیا۔ لیکن خدا تم کو اتنی مدت سے وہیں بیٹھے کھانا پہنچاتا رہا اور تم تین فاقوں سے گھبرا کر مانگنے آ گئے ہو۔ اب خود ہی سوچو کہ بے حیا تم ہو کہ میں ہوں کتے نے یہ کہا اور ادھر ان کی کشفی حالت جاتی رہی۔ تب انہیں سمجھ آ گئی اور انہوں نے بھی وہیں پھینکا اور اپنے مقام پر واپس آ گئے

آخری روٹی اور سالن

اللہ تعالےٰ نے تو ان کا امتحان لینا تھا اور ان پر ظاہر کرنا تھا کہ تمہارا ایمان ابھی مضبوط نہیں ہوا۔ گھر پہنچے تو دیکھا کہ پانچ آدمی کھانا لئے کھڑے ہیں۔ ایک معذرت کر رہا تھا کہ حضور غلطی ہوئی معاف کیجئے مجھے یاد نہیں رہا تھا دوسرا یہ کہہ رہا تھا حضور میری بیوی بیمار تھی معاف کریں آپ کو تکلیف ہوئی۔ غرض ہر ایک معافی مانگ رہا تھا اور کھانا پیش کر رہا تھا۔ تو خدا تعالےٰ کے ایسے بھی بندے ہوتے ہیں کہ انہیں اسباب سے کام لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ انہیں خود کہہ دیتا ہے کہ ایک جگہ بیٹھ جاؤ ہم تمہارا رزق تمہیں خود پہنچائیں گے۔ اور کبھی اللہ تعالےٰ اتنا رزق دیتا ہے کہ سید عبدالقادر صاحب جیلانیؒ کی طرح ہزار ہزار روپے گز والا کپڑا پہننے کا حکم دیتا ہے اور کبھی اتنی تنگی ہوتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح وہ پیٹ پر پتھر باندھے پھرتا ہے۔

غرض کسی کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا رزق دیتا ہے اور کسی کو بغیر حساب کے دیتا ہے جیسا کہ حضرت سلیمان اور حضرت داؤد علیہما السلام کو دیا۔ بہرحال یہ حکم ہوتا ہے کہ بندوں کے پاس نہ جائیں۔ یہ جائز ہوتا ہے کہ وہ کوشش کرے۔ کھیتی باڑی کرے لیکن اگر وہ اپنی حالت کو یہاں تک گرا لے کہ مانگنے کے پیچھے پڑا رہے اور ذرا سی تکلیف پر بندوں کے آگے ہاتھ جوڑنا شروع کر دے تو یہ کسی طرح جائز نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ بھی جائز ہے کہ

ایک مظلوم ظلم کی شکایت کرے

مگر یہ کہ ہر ایک کے ساتھ اسی طرح چمٹ جائے جس طرح جونک چمٹتی ہے اور یہ خیال کرے کہ اگر میری مدد نہ کی تو میں مر جاؤں گا کسی طرح درست نہیں۔ یہ تو پانچ وقت کہتا ہے کہ اے خدا میں نے تیرے سوا کسی سے نہیں مانگنا اور پھر ہر دروازہ سے چمٹا نظر آتا ہے۔ اگر یہ خدا سے مانگتا تو کیا خدا اسے چھوڑ دیتا؟ ہم تو معمولی معمولی باتوں میں دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ

اولاد کی تربیت

● اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

● آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ کو جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

خدا تعالیٰ ایسے طور پر دشمن سے بدلہ لیتا ہے کہ حیرت آتی ہے ایک شخص تم کو مار کر جاتا ہے یا تمہارے بیٹے کو مارتا ہے اور گھر جاتا ہے تو اس کے بیٹے کو قولنج ہو جاتا ہے ایسے بیسیوں واقعات ہمارے سامنے موجود ہیں، مگر خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ جب بدلہ لینے لگو تو میرے بندوں کے متعلق رحم کا خیال رکھو۔ لیکن کئی لوگ جب بدلہ لینا چاہتے ہیں تو بد دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کا بیڑہ غرق ہو تو اچھا ہے مجھے بعض تو مجھے خط لکھتے ہیں کہ فلاں نے ہمیں دکھ دیا ہے دعا کریں کہ اس کا بیڑہ غرق ہو۔ میں انھیں لکھتا ہوں کہ تمہیں تو اس سے غرض ہے کہ تمہارا فائدہ ہو جائے اس بات سے کیا فائدہ کہ دوسرے کا بیڑہ غرق ہو مگر وہ اس پر ضرور مصر رہتے ہیں کہ ہم تو تب خوش ہونگے جب دشمن کا بیڑہ غرق ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک کبڑی کی مثال

سنایا کرتے تھے اس سے کسی نے پوچھا کہ آیا تو یہ چاہتی ہے کہ تیری کمر سیدھی ہو جائے یا باقی لوگ بھی کبڑے ہو جائیں تو چونکہ بعض طبیعتیں ضدی ہوتی ہیں اس نے آگے سے یہ جواب دیا کہ مدتیں گزر گئیں ہیں کبڑی ہی رہی اور لوگ میرے کبڑے پن پر ہنستے رہے اور مذاق کرتے تھے اب یہ تو سیدھا ہونے سے والا مزہ تو جب ہے کہ یہ لوگ بھی کبڑے ہوں اور میں بھی ان پر ہنس کر جی ٹھنڈا کر دوں اسی طرح کی

بعض حاسد طبیعتیں

ہوتی ہیں کہ انہیں اس سے غرض نہیں ہوتی کہ ان کی تکلیف دور ہو جائے بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ دوسرا تکلیف میں مبتلا ہو جائے حالانکہ اگر نادان سوچیں تو انسان سے ہزاروں غلطیاں روزانہ ہوتی ہیں اور کس کے دل میں بغض اور کینہ کپٹ نہ ہو تو ہزاروں لاکھوں گناہ جو یہ روز کرتا ہے مثلاً کبھی جھوٹ بولتا ہے کبھی بدظنی کرتا ہے کبھی کسی سے درشت کلامی کرتا ہے کبھی کسی سے ہنس کر نہیں بولتا کبھی وقت بچوں کی تربیت سے غفلت کرتا ہے بعض دفعہ بیوی کا حق ادا نہیں کرتا ایسی صورت میں جب قیامت کے دن ان غلطیوں کا طومار اس کے سامنے رکھا جائے گا تو اس وقت اس کے پاس کیا چیز ہوگی جو اس کے بدلہ میں دیگا اس وقت صرف ایک ہی چیز ہوگی جو بدلہ میں پیش کر سکے گا یعنی جو اس نے اپنے بھائیوں کے گناہ معاف کئے ہوں گے اس وقت خدا تعالیٰ کہے گا کہ میرا بندہ دنیا میں دوسروں کے گناہ معاف کرتا رہا ہے اور جب یہ بندہ ہو کر اپنے جیسے بندوں کے گناہ معاف کرتا رہا ہے تو میں رب العالمین ہو کر اس کے گناہ کیوں نہ معاف کر دوں۔ مجھے تو اسے سزا دیتے ہوئے شرم آتی ہے

لیکن بعض لوگ اس قانون سے یہ

ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں

کہ قانون شکنی کو جرم نہیں سمجھتے اور خود بخود خیال کر لیتے ہیں کہ وہ قابل معافی ہیں مثلاً جب نظام سلسلہ کے خلاف بعض لوگ حرکت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ خدا اتنے گناہ معاف کرتا ہے آپ بھی معاف کر دیں حالانکہ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ اس فعل کی اصلاح ہونی چاہیئے اور معاف کرنا تو اس کے اختیار میں ہوتا ہے جس کا جرم کیا جائے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس بعض لوگ ایک عورت کا مقدمہ لائے جس نے چوری کی تھی چونکہ وہ ایک امیر گھرانے سے تعلق رکھتی تھی بعض لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیا جائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ سن کر جوش میں آگئے اور آپؐ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

تو معافی کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے اور نہ مجرم کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ بطور حق کے معافی مانگے

معافی دینا اصل میں خدا کا کام ہے

اور اس نے بندہ کے گناہ معاف کرنے کی نیکی کو اس کی معافی کا ذریعہ بنایا ہے اور یہی چیز ہے جو خدا کے سامنے ان گناہوں کے طور کی سزا دینے سے اسے بچا سکتی۔

دیکھو خدا تعالیٰ کی تعلیم کس طرح حکمت سے پر ہے ایک طرف حاکم کو کہتا ہے کہ تو نیچا ہو کر بات کر اور دوسری طرف ماتحت کو کہتا ہے کہ اگر کوئی تجھ پر ظلم کرتا ہے تو مجھ سے مدد مانگ تو اور کسی کے پاس جاتا ہی کیوں ہے تو

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

پڑھتا ہے کہ اے خدا میں نے کسی کے پاس جا کر کیا لینا ہے جب کہ تجھ سا محسن خدا موجود ہے مگر جب انسان کی یہ حالت ہو کہ ادھر وہ یہ عہد کرے ہر دروازہ سے بھیک مانگتا پھرے اور خدا کا عہد توڑ دے تو اسے مدد کیا ملنی ہے لیکن اگر بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر وہ یقیناً ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے نقصان کی تلافی ہو جائے کیونکہ جو شخص خدا تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے خدا اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کی ضبطی پر احتجاجی تار

جماعت احمدیہ امین آباد ضلع گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ امین آباد حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کو بہت تشویش کی نظر سے دیکھتی اور اس کے خلاف پر زور احتجاج کرتی ہے جس کی رو سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے۔ ضبطی کے اس حکم کے نتیجہ میں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے جس سے جماعت احمدیہ کا وجود معرض خطرہ میں پڑ جاتا ہے اور جو مملکت پاکستان کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کا موجب بن سکتا ہے۔ موجودہ آئین اور تمام سابقہ آئینوں میں غیر مبہم الفاظ میں ہر جماعت کے اس حق کو تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ اپنے مخصوص مذہبی عقائد پر ایمان رکھنے ان پر عمل پیرا ہونے اور انھیں پھیلانے میں پوری طرح آزاد ہے آئین میں دی گئی اس ضمانت کی رو سے شہریت کے پورے حقوق کے ساتھ جماعت احمدیہ کا اپنے وجود کو برقرار رکھنا مستلزم ہے یہ ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد اس عقیدہ پر ہے کہ اس کے بانی ایک آسمانی مصلح ہیں ہر وہ بات جس کی آپ نے تعلیم دی اور ہر وہ بات جسے آپ نے ضبط تحریر میں لے کر محفوظ کیا اس اعتقادی بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے جس پر کہ یہ اعتقاد اور یہ جماعت قائم ہے آپ کے وصال کے ۵۵ سال بعد آپ کے فرمودات اور تحریرات پر کوئی پابندی عائد کرنا اس بنیاد کو ختم کرنے کے مترادف ہے جس پر کہ یہ جماعت قائم ہے۔ ان حالات میں یہ سوال جماعت کے سامنے آئے بغیر نہیں رہتا کہ آیا وہ پاکستانی شہریوں کی حیثیت سے اپنی ہستی اور ہیئت کو برقرار رکھ سکتے ہیں یا نہیں غالباً حکومت پر خود اپنے اس اقدام کے پورے مضمرات واضح نہیں ہیں چنانچہ یہ امر پورے زور اور شدت کے ساتھ حکومت کے نوٹس میں لایا جاتا ہے کہ اپنے معتقدات پر دل سے ایمان رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کے افراد اپنے حقوق شہریت میں ایسی کسی ناروا مداخلت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ نیز ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مذکورہ حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے

(سیکرٹری جماعت احمدیہ امین آباد)

مراسلات بھیجتے وقت صفحہ کے ایک طرف صاف اور خوشخط لکھا کریں

حکومت ضبطی کا حکم واپس لیکر حقیقت پسندی کا ثبوت دے

مکرم عبدالکریم صاحب ملک نائب صدر انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کا بیان

مکرم عبدالکریم ملک صاحب نائب صدر انجمن اسلامیہ سیالکوٹ شہر اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں:-

"۱۹۲۵-۲۶ء میں جب میں طالب علم تھا ریاست جموں میں عیسائیت کی تبلیغ بہت زور شور سے جاری تھی اور ہم لوگ عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب میں لٹریچر کی جستجو میں رہتے تھے اسی سلسلہ میں "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" نامی رسالہ دیکھنے کا موقعہ ملا اور اسے مطالعہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اسے پڑھ کر اسلام پر اعتقاد مضبوط ہوا۔ دلی اطمینان صداقت اسلام پر حاصل ہوا اور عیسائیت کے اعتراضات کا بودا پن ثابت ہو گیا۔

اب مجھے یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی اور افسوس بھی کہ حکومت پاکستان نے اسلام کی تائید میں شائع شدہ اس کتاب کو ضبط کر لیا ہے۔ حالانکہ آج کل عیسائی منادا اسلام کے متعلق جو شبہات پیدا کر رہے ہیں، ان کے ازالہ کے لئے ضروری تھا کہ اس کی اشاعت بکثرت کی جاتی۔ حکومت کے لئے لازم ہے کہ اس حکم کو فوراً واپس لے کر اپنی حقیقت پسندی کا ثبوت دے"

درخواست ہائے دعا

میرا لڑکا ماسٹر غفور احمد عرصہ قریباً ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرما دے (میاں غالب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرڈ چک ۵۹ ضلع شیخوپورہ

۲- میرا امتحان عنقریب شروع احباب کرام میری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں (محمد ادریس)

۳- عزیزم مبشر احمد خان چند روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے گھبراہٹ اور بے چینی زیادہ ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمادے (ڈاکٹر ناصر احمد خان محمود۔ منٹگمری)

خلیفۂ وقت کی اطاعت و فرمانبرداری کا عظیم الشان مظاہرہ

حضور کی تاثیر قدسی کی ایک ایمان افروز جھلک

از مکرم عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۵۵ء کے جلسہ سالانہ پر ارشاد فرمایا تھا کہ "جب تک تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی آمدنیں پچیس پچیس لاکھ روپیہ تک نہ پہنچ جائیں اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بعد جماعت ہائے احمدیہ نے چندہ کی وصولی بڑھانے کے لئے جس والہانہ طور پر جد و جہد کی ہے۔ اس کے لئے بے اختیار دل کی گہرائیوں سے مرحبا! جزاکم اللہ کی آواز اٹھتی ہے۔ جس وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ لاکھ روپے تک پہونچنے کی تحریک فرمائی تھی۔ اس سے پہلے سال یعنی ۱۹۵۴ء، ۱۹۵۵ء میں صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی نو لاکھ روپے کے اندر تھی۔ اب ۱۹۶۲ء، ۱۹۶۳ء میں یہ وصولی سترہ لاکھ روپے کو پہنچ گئی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

جن جماعتوں نے اپنے چندوں میں ایزادی کرنے میں نمایاں طور پر کامیابی حاصل کی ہے۔ ان سب کے نام شائع کرنا ممکن نہیں۔ البتہ جن جماعتوں کی وصولی میں ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد بیشی ہوئی ہے۔ ان کے نام احباب کی اطلاع اور دعا کے لئے اسی پرچہ میں دوسری جگہ شائع کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سی جماعتوں نے ان سات آٹھ سالوں میں اپنے چندوں کو دگنے تگنے سے بھی زیادہ بڑھا دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

رقم کے لحاظ سے جماعت احمدیہ لاہور کا اضافہ سب سے زیادہ یعنی سوا لاکھ روپے کے قریب ہے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کراچی کا نمبر آتا ہے۔ جس کا اضافہ ایک لاکھ روپے سے کچھ اوپر ہے۔ ترقی کی رفتار کے لحاظ سے زیادہ بڑی جماعتوں میں سے مرکز ربوہ سب سے آگے ہے۔ اس جماعت کی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی حالیہ وصولی ۱۹۵۴ء، ۱۹۵۵ء کی وصولی کے مقابلہ میں ساڑھے تین گنے سے بھی اوپر ہے۔ اس وصولی میں انجمن اور تحریک جدید وغیرہ کے کارکنوں کا چندہ بھی شامل نہیں۔ اس لحاظ سے یہ ایزادی نہایت ہی قابل قدر ہے۔ اس سے کم درجہ کی بڑی جماعتوں میں سے حیدر آباد اول نمبر پر ہے۔ جس کی وصولی چھ گنا کے قریب بڑھ گئی ہے۔ درمیانہ جماعتوں میں سے وزیر آباد پیش پیش ہے۔ کیونکہ اس جماعت کی وصولی ساڑھے چار گنا سے بھی بڑھ چکی ہے۔ زمیندارہ جماعتوں میں سے چک ۹۹ پنیار ضلع سرگودھا نے نہایت ہی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ اس جماعت کی وصولی دس گنا سے بھی اوپر نکل گئی ہے۔ وعلیٰ ھذا القیاس۔ بہت سی جماعتوں نے ترقی کا شاندار معیار قائم کیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

لہٰذا خاکسار تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے التجا کرتا ہے کہ ان تمام جماعتوں کے لئے جن کی فہرست دوسری جگہ درج ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے احباب اور عہدہ داروں کو بھی اور ان کی اولاد اور خویش و اقارب کو بھی ان تمام فضلوں اور انعاموں کا وارث بنائے۔ جن کے متعلق ذات باری تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کو خوشخبریاں دی گئی ہیں اور نیز مالی اور جانی قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور دوسری جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ ان کے نقش قدم پر چلکر اللہ تعالیٰ اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی حاصل کریں۔ اور تاکہ ہم جلد سے جلد قربانی کے اس معیار سے بھی آگے بڑھ جائیں۔ جو سردست اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہوا ہے۔ یعنی ۲۵ لاکھ روپے سالانہ

حضور نے جب پچیس لاکھ روپے سالانہ تک پہونچنے کی تحریک فرمائی تھی۔ تو اس وقت بظاہر یہ بات اچنبھہ معلوم ہوتی تھی۔ لیکن جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود فرمایا ہے:

"اور خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ یہ سلوک ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے فضل سے میری راہ نمائی فرماتا ہے۔ بعض دفعہ الفاظ میں وہ مجھ پر وحی نازل کر دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ میرے قلب پر وہ اپنا فیصلہ نازل کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک میرے ساتھ اتنی کثرت اور تواتر سے ہوتا ہے کہ میں خود حیران رہ جاتا ہوں کہ میری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ مگر ابھی چند دن نہیں گزرتے کہ جو کچھ میری زبان پر جاری ہوا ہوتا ہے وہ واقعات کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے"

الحمد للہ کہ پچیس لاکھ روپے سالانہ کی تحریک کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے یہی معاملہ فرمایا اور حضور نے تحریک فرمائی۔ ادھر چندوں میں غیر معمولی اضافہ شروع ہو گیا۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۱ء کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر دوبارہ اس طرف توجہ دلائی تو اضافے میں بھی غیر معمولی اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔ چنانچہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۳ء کو ختم ہونے والے سال میں اس سے پہلے سال کی نسبت مبلغ دو لاکھ روپے سے بھی اوپر ایزادی ہوئی ہے۔ ترقی کی رفتار میں یہ بڑھوتی اتنی غیر متوقع ہے کہ وہی منزل جو ابتداء میں آج سے چند سال پہلے بہت ہی دور اور ناممکن الحصول دکھائی دیتی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقبولیت الٰہیہ کی برکت سے آج وہ منزل سامنے قریب نظر آ رہی ہے۔

لہٰذا آئیے اپنی رفتار کو کچھ اور بڑھائیں اور اپنی جد و جہد میں کچھ اور شدت پیدا کریں۔ تا آئندہ دو تین سالوں کے اندر اندر یہ پچیس لاکھ کی منزل بھی گرد کارواں بن جائے

یہ یاد رہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک کا مقصد چندوں کی شرح میں کسی قسم کی ایزادی کرنا نہیں ہے۔ بلکہ حضور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ تمام احباب کو اس کار خیر میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۶۱ء کی مجلس مشاورت کے نمائندگان کے نام حضور نے اپنے ایک پیغام میں فرمایا تھا۔

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ کی کمی زیادہ تر ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا چندوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارے میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئیے تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں"

اس میدان میں ایک حد تک کام ہوا ہے اور ہمارے چندوں کی ایزادی کا ایک حصہ اسی کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ کسی حد تک احباب کی آمدنیوں میں اضافہ بھی اس ایزادی کا باعث ہے اور متعدد جگہ نئی جماعتیں بھی قائم ہوئی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے بھی ہمارے چندوں میں ایزادی ہوئی ہے۔ لیکن ایزادی کی بڑی وجہ یہی ہے کہ بہت سی جماعتوں نے حضور کے اس ارشاد کے ماتحت نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کی اصلاح کا کام شروع کر دیا ہے۔ پھر بھی بعض جماعتوں نے ابھی اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اور جن جماعتوں نے توجہ کی ہے۔ وہ بھی اپنے تمام نادہندوں یا بے شرح چندہ دینے والوں کی مکمل اصلاح نہیں کر سکیں۔ پس اس بارہ میں مزید تگ و دو کی بہت ضرورت ہے۔ لہٰذا تمام امراء صاحبان و سیکرٹری صاحبان سے التماس ہے کہ اس بارہ میں اپنی ذمہ داری کو پہچانیں۔ اور اپنے کمزور بھائیوں کی اصلاح کرنے کے لئے پورا زور لگا دیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت میں کوئی شخص بھی بے شرح نہ رہے۔ اس کا، آپ کا اور سلسلہ کا اسی میں بھلا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کی ضبطی پر

مختلف علاقوں کے معززین کے احتجاجی خطوط

حکومت مغربی پاکستان نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کرنے کا جو نارواحکم دیا گیا ہے۔ اس کے خلاف مختلف علاقوں کے معززین کی طرف سے بکثرت احتجاجی خطوط حکومت کو بھیجے جا رہے ہیں۔ جن میں حکومت سے اس فیصلہ پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ چند ایک خطوط درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

ممبران ٹاؤن کمیٹی کھاریاں

بخدمت جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب صدر مملکت پاکستان راولپنڈی

جناب عالی السلام علیکم

ہم مندرجہ ذیل ممبران ٹاؤن کمیٹی کھاریاں نہایت دکھ اور درد بھرے دل کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ حکومت مغربی پاکستان نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب جو کہ آپ نے ایک عیسائی پادری سراج الدین نامی کے چار سوالوں کے جواب میں لکھی تھی بحق سرکار ضبط کر لی ہے۔ حالانکہ یہ کتاب آج سے چھیاسٹھ ۶۶ سال قبل برطانوی حکومت کے عہد میں یعنی جون ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ جبکہ برطانوی حکومت اپنے پورے عروج پر تھی اور جس حکومت کا اپنا دین عیسائی تھا۔ انہوں نے تو اس کو منافرت کا ذریعہ نہ سمجھا مگر آج ایک اسلامی حکومت نے اس کو منافرت پھیلانے کے سبب سے ضبط کر لیا ہے اور ایک ایسے وقت میں ضبط کیا ہے جبکہ عیسائی پادری پورے زور اور جوش کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اس کے بالمقابل سلسلہ احمدیہ کے بانی کی کتاب جو کہ عیسائیت کے پول کھولنے کے لئے انہی کے عقائد کے مطابق لکھی ہوئی تھی ضبط کرنا انتہائی افسوسناک امر ہے اور دوسرے لفظوں میں اسلام کی مدافعت کو کمزور کرنا ہے۔ لہٰذا ہم بڑے درد کے ساتھ آپ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ ضبطی کے حکم کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

چوہدری عبدالرحمٰن ممبر ٹاؤن کمیٹی کھاریاں۔ چوہدری قدرداد ممبر ٹاؤن کمیٹی کھاریاں
چوہدری محمد خان ممبر ٹاؤن کمیٹی کھاریاں چوہدری سلطان علی ممبر ٹاؤن کمیٹی کھاریاں
چوہدری بشیر احمد چیئرمین ٹاؤن کمیٹی کھاریاں

ممبران یونین کونسل ۱۲ ضلع سرگودھا

جناب عالی۔ ہمیں یہ معلوم کر کے سخت افسوس ہوا کہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب نامی کتاب کو حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کیا ہے یہ کتاب عیسائیوں کے جواب اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ شان کے ثبوت میں ہے اس کتاب کو جو ۱۸۹۷ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک بار ہا شائع ہوئی عیسائی حکومت نے ضبط نہ کیا اور نہ ذریعہ نفرت سمجھا اور نہ اب تک پاکستان میں اس سے کوئی نفرت پیدا ہوئی اور نہ اس کتاب میں اب کوئی نئی بات داخل کی گئی ہے۔ پھر اسکو ضبط کرنا چہ معنی دارد؟ بیشک ہمارا احمدی جماعت سے اختلاف ہے مگر حکومت کا ضبطی کا یہ فعل پاکستان کو عیسائیت نواز قرار دے کر بدنام کرنے والا ہے۔ اسلئے ہماری درخواست ہے کہ ضبطی کے حکم کو فوراً واپس لیا جائے۔

خاکساران

بقلم خود چوہدری محمد اشرف ممبر یونین کونسل ۱۲ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا
بقلم خود چوہدری سلطان علی باجوہ ممبر یونین کونسل ۱۲ ضلع سرگودھا
بقلم خود عبدالغنی ممبر یونین کونسل ۱۲ چک ۳۲ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا۔

معززین چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ

حکومت مغربی پاکستان نے کتابچہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف سے ہے ضبط قرار دے دی گئی ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ پاکستان میں عیسائی پادری ہر جگہ مختلف طریقوں سے بے علم مسلمانوں میں اپنا لٹریچر اسلام کے خلاف اور عیسائیت کی تائید میں تقسیم کر کے جمہور اور عوام کو عیسائیت میں داخل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسی کتاب کا جو سراسر اسلام کی تائید میں ہے ضبط کرنا نامناسب معلوم ہوتا ہے اور ایسی صورت میں کہ یہ کتاب انگریزی دور حکومت میں آج سے ساٹھ ستر سال قبل شائع ہو کر بہتوں کی رہنمائی کا موجب ثابت ہو چکی ہے اور اس وقت کی عیسائی حکومت نے بھی اس پر کوئی نوٹس لینا ضروری نہ سمجھا۔ اور اب پاکستان میں اعلائی حکومت اسلام کی تائید میں شائع شدہ کتاب کو ضبط کرے۔ بڑی حیرانگی اور افسوس کا مقام ہے۔

ہم استدعا کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان اس کتابچہ کی ضبطی کا حکم مہربانی فرما کر منسوخ فرمادے اور ہمیں ممنون فرمائے۔

نوٹ:۔ ہم میں سے کسی کا بھی جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں ہے

چوہدری محمد بشیر چیئرمین ٹاؤن کمیٹی چوہڑ کانہ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ
چوہدری عبدالحلیم نمبردار و چیئرمین یونین کونسل سچا سودا ضلع شیخوپورہ
بابو صادق علی ممبر ٹاؤن کمیٹی چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ
حاجی عبدالمجید کلاتھ مرچنٹ ممبر ٹاؤن کمیٹی چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ
جمعدار سلیمان خان ممبر ٹاؤن کمیٹی " " "
چوہدری محمد علی ودک ممبر ٹاؤن " " "

جنرل سکرٹری صاحب ویلفیئر ایسوسی ایشن وزیر آباد

حضور والا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صوبائی حکومت کے اس حکم پر جس کے ذریعہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی گئی ہے۔ شدید ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ عیسائیت کی ناواجب حوصلہ افزائی اور اسلام کی کھلی کھلی حوصلہ شکنی ہے۔ جس کی توقع ایک مسلمان حکومت سے انتہائی تعجب انگیز اور سخت صدمہ کا باعث ہے۔

عیسائی حکومتیں تو تبلیغ عیسائیت کی زبردست حامی محافظ پشت پناہ اور انتہائی مددگار ہیں۔ مگر پاکستان جیسی انتہائی عالیشان اسلامی حکومت جو دوسری اسلامی حکومتوں میں سب بڑی اور قائدانہ صلاحیتوں کی مالک ہے۔ تبلیغ جیسے انتہائی مقدس فریضہ میں امداد و اعانت کی بجائے رکاوٹ کی مرتکب ہوا یہ انتہائی افسوسناک امر ہے

"حق پر تکیہ تھا دہی پتے ہوا دینے لگے"۔

براہِ کرم اس ناواجب حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے

ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ گوندل۔ جنرل سیکرٹری ویلفیئر ایسوسی ایشن وزیر آباد

چوہدری مراد علی صاحب ممبر یونین کونسل پیر کوٹ

"کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصنیف ہے۔ اس کی ضبطی سے مجھے اور میرے علاقہ کے اسلام کا درد رکھنے والوں کو نہایت ہی دکھ ہوا ہے۔ ہم سب حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام سے سخت پریشان ہیں حیرت ہے کہ اسلامی حکومت یہ کس طرح برداشت کر رہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر طرح کے گندے سے گندے اعتراض کرنے کی تو اجازت ہو لیکن جواب دینے سے قانوناً اور جبراً روک دیا جائے۔

براہ کرم اس حکم کو منسوخ کر کے دعا لیں۔

چوہدری مراد علی ممبر یونین کونسل از پیر کوٹ
تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

معززین چک ۳۸ ج ضلع سرگودھا

جناب عالی! ہم اہل سنت والجماعت نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتے ہیں کہ ہمیں یہ معلوم کر کے سخت صدمہ اور رنج ہوا۔ کہ کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب حکومت نے ضبط کی ہے۔ کیونکہ:۔

۱۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود کی عیسائی الزامات سے بریت کی گئی ہے
۲۔ جواب بائبل کی رو سے دئے گئے ہیں
۳۔ اس کتاب میں قرآن کریم کی عظمت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ شان ثابت کی ہے
۴۔ یہ کتاب عیسائی حکومت کے زمانے میں چالیس سال سے شائع ہوتی رہی اور پاکستان میں بھی چھپتی رہی مگر عیسائی حکومت نے اسکو منافرت انگیز قرار نہیں دیا۔ اور نہ ضبط کر کے مداخلت فی الدین کا ارتکاب کیا۔
۵۔ وہ کام جو عیسائی حکومت اور عیسائیوں نے نہیں کیا تھا ہماری اسلامی مغربی پاکستان کی

حکومت نے اسے کرنے کی نہ جانے کس طرح جرأت کی ہے۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس حکم کو واپس لے کر پاکستان کو عیسائیت نوازی کے خطرناک الزام سے بچائیں

خاکساران:۔

دستخط:۔ ۱۔ ضیاء الحق چک ۳۵ جنوبی ۲۔ عبد العزیز شمس ۳۔ عبد الرحمان خان ممبر یونین کونسل نمبر ۳۔ چک ۳۵ جنوبی ۔ ۴۔ نصیر احمد خان چک ۳۵ جنوبی ۵۔ محمد صدیق خان ۔ ۶۔ عبد الرحمٰن خان ۔ ۷۔ عبد العزیز ٹیلر ماسٹر ۔ ۸۔ رب خان ۔ ۹۔ غلام حسین چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا ۔ پرنم ۲۔ ۱۰۔ بشیر حسین حوالدار پنشنر

محمد عبد اللہ صاحب ممبر یونین کونسل رتہ دھو تھڑاں تحصیل حافظ آباد

اگرچہ احمدی جماعت سے ہمارا تعلق نہیں مگر پھر بھی انصاف کا خون ہوتا ہم دیکھ نہیں سکتے حکومت مغربی پاکستان نے بانی احمدی جماعت کی کتاب سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ضبط کرکے بے انصافی کی ہے دراصل میں یہ کتاب اسلام کی بڑی زبردست خدمت کرتی اور اس میں بانی اسلام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام واضح کیا گیا ہے

لہٰذا ایسی کتاب کو ضبط کرنا ظلم ہے اور مذہب میں مداخلت کے مترادف ہے۔ اس لئے ایسی کتاب کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کرنا چاہیئے۔

بقلم خود محمد عبد اللہ ممبر یونین کونسل رتہ دھو تھڑاں ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ تحصیل حافظ آباد

سید احمد حسین صاحب چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

گو مرزا غلام احمد صاحب کی جماعت سے میرا تعلق نہیں ہے۔ مگر پھر بھی یہ خبر سن کر افسوس ہوا ہے کہ حکومت نے بانی احمدیت کی کتاب سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ضبط کرلی ہے۔ یقیناً حکومت کا یہ فعل اپنی امن پسند رعایا کے بارہ میں بہت ہی افسوسناک ہے۔ عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روک کر اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے لہٰذا ان کی کسی کتاب کو ضبط کرنا عیسائی دین کو تقویت دینا ہے ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو فوراً واپس لیا جائے۔

سید احمد حسین موضع چک چٹھہ تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

مکرم محمد حسین صاحب پشاور

مجھے یہ معلوم کرکے بڑا دکھ اور افسوس ہوا کہ حکومت مغربی پاکستان نے حال ہی میں مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی کاپیاں بحق سرکار ضبط کی ہیں یہ حکم غیر منصفانہ اور سراسر بے بنیاد ہے آج سے چھیاسٹھ برس قبل یہ کتاب اس وقت شائع ہوئی تھی۔ جبکہ برصغیر ہند میں عیسائیوں کی حکومت تھی۔ یہ بات تصور میں بھی نہیں آسکتی کہ موجودہ زمانہ کی مسلمان کہلانے والی حکومت نے نصف صدی سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد ایک ایسی کتاب کو ضبط کیا ہے۔ جس میں عیسائیت کی رد کے ٹھوس اور مدلل جواب دیئے گئے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ کتاب ضبط کی جاتی جس میں ہم مسلمانوں کی دلآزاری کی گئی ہے۔ اور جس میں عیسے علیہ السلام اور لوط علیہ السلام اور دیگر انبیاء بنی اسرائیل پر محض بہتان طرازی اور غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ اور انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو قرآن پاک اور احادیث کے بعد حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب ہی ہیں جن کے ذریعہ میرے جیسے غیر احمدی بھی دوسرے مذاہب کا مقابلہ بآسانی کرسکتے ہیں غیر مذاہب کے رد میں سلسلہ احمدیہ کے بانی ہی کی کتب ہم کو مل سکتی ہیں جن سے ہم غیروں کو دندان شکن جواب دے سکتے ہیں۔ مسلمانوں پر سلسلۂ احمدیہ کے بانی کا بڑا احسان ہے جو تا قیامت نہیں بھول سکتا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں ان ہی کتب سے فائدہ حاصل کریں گی۔ سو میں باادب حکومت مغربی پاکستان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جلد از جلد اپنا فیصلہ موخر کرکے اور اسے واپس لیکر صحیح العقل مسلمانوں کے دلوں کو مجروح نہ کرے

(محمد حسین از پشاور)

چوہدری شاہ محمد صاحب سرشمیر رود ضلع لائلپور

صدر پاکستان کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجھے احمدیہ عقائد سے اختلاف ہے لیکن بات ناقابل برداشت ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب جو کہ اسلام کے دفاع اور عیسائیت کے رد میں ۶۶ سال قبل لکھی گئی تھی اسکو موجودہ اسلامی حکومت ضبط کرے اسلئے میں حکومت سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ اس ناواجب حکم کو واپس لیکر اسلام دوستی کا ثبوت دے۔ نشان انگوٹھا چوہدری شاہ محمد چک ۴۸۳ گ ب سرشمیر رود تحصیل و ضلع لائلپور

محمد اصغر گوجرانوالہ

ہماری اسلامی حکومت نے سراج دین کے چار سوالوں کے جواب کو ضبط کرکے پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات کو بری طرح مجروح کیا ہے یہ کتاب احمدی جماعت کی طرف سے لکھی ہوئی تھی میں اسکو بغور پڑھتا تھا عیسائیوں کے جواب کے لئے یہ بہترین کتاب تھی میں احمدی نہیں ہوا لیکن میں اس کتاب کے ایک ایک لفظ کو مسلمانوں کے لئے صحیح رہنما سمجھتا تھا۔ اسکے ضبط ہوجانے پر مجھکو بہت صدمہ ہوا ہے میں آپ کے اخبار کی معرفت حکومت پاکستان کو اپنی آواز پہنچانا چاہتا ہوں کہ اب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب پر

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف کی ضبطی کیخلاف پُرزور احتجاج

مختلف مقامات کی احمدی تنظیموں کی قراردادیں

مجلس خدام الاحمدیہ چک جھمرہ

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ چک جھمرہ کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی حکومت پاکستان کی طرف سے ضبطی کی خبر سن کر بہت صدمہ ہوا ہے یہ مقدس کتاب آج سے تقریباً ۶۵ سال پیشتر شائع ہوئی اور متعدد بار شائع ہوکر دنیا کے کونے کونے تک پہنچ چکی ہے اور آج تک اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ عیسائی حکومت نے یا اور کسی حکومت نے اس کتاب کے بارے میں کوئی اعتراض نہ کیا اور آج یکایک حکومت کی نظر میں یہ قابل اعتراض قرار پاگئی۔

حکومت نے اس کتاب کو ضبط کرکے سراسر غیر دانشمندانہ اقدام کیا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ چک جھمرہ حکومت کے مذکورہ اقدام کے خلاف صدائے احتجاج کرتے ہوئے اس بات کا پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ اس کتاب کی ضبطی کا حکم واپس لے کر اس ناانصافی کی تلافی کی جائے۔

(ممبران مجلس خدام الاحمدیہ چک جھمرہ)

مجلس انصار اللہ اسلامیہ پارک لاہور

ہم مجلس انصار اللہ اسلامیہ پارک لاہور کے ممبران حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کیا گیا ہے شدید احتجاج و اضطراب اور انتہائی رنج والم کا اظہار کرتے ہیں

مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کو ہم مامور من اللہ مانتے ہیں اور ان کا کلام ہمارے لئے بے حد احترام کا حامل ہے اس کی ضبطی کا حکم دینا نارواں مداخلت فی الدین ہے۔

یہ کتاب عیسائی دورِ حکومت میں آج سے قریباً ۶۵ سال قبل ایک عیسائی لیڈر کے چار سوالوں کے جواب میں اسلام اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کو آشکار کرنے کے لئے لکھی اور شائع کی تھی تاکہ اسلام اور بانیٔ اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کے خلاف عیسائی مشنریوں کے شدید حملوں کو روکا اور ان کا سدّباب کیا جاسکے اس کتاب کے اب تک اردو اور انگریزی میں سات ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل چکی ہے یہ کتاب ہندوستانی عیسائی حکومت کے ۵۰ سالہ دور میں تین دفعہ شائع ہوئی اور عیسائی

حکومت جس کے مذہب کے بارہ میں یہ کتاب لکھی گئی تھی اس کو قابل اعتراض نہ سمجھا اور نہ دنیا کے کسی اور عیسائی ملک نے جہاں پر بھی اس کتاب کی اشاعت ہوئی ہے اسے قابل اعتراض جانا۔ لیکن یہ امر حد درجہ حیران کن۔ رنجدہ اور نہایت ہی افسوسناک ہے کہ دنیائے اسلام کی سب سے بڑی اسلامی جمہوریہ نے اس کتاب کو جو مرامر اسلام اور بانیٔ اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تائید میں لکھی گئی تھی ضبط کرنے کے احکام صادر کئے ہیں

حکومت پاکستان کا یہ اقدام نہ صرف یہ کہ غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ ہے بلکہ ایک امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والی بین الاقوامی مذہبی جماعت احمدیہ کے ممبران کے قلوب کو سخت مجروح کرنے والا ہے۔ ہم ممبران انصار اللہ جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور حکومت پاکستان کے متعلقہ حکام سے پرزور اپیل کرتے ہیں اس ضبطی کے حکم پر نظر ثانی کرکے اسے واپس لیا جائے۔

(سیکرٹری انصار اللہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور)

لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر

ہم تمام ممبرات حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتی ہیں جو کہ ہمارے مقدس امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تصنیف "سراج الدین کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے اعلان پر مبنی ہے

یہ کتاب ہمارے پیارے امام نے ۱۸۹۷ء میں لکھی اور اب تک اس کے سات ایڈیشن اردو اور انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں اس ۶۶ برس کے عرصہ میں عیسائی حکومت نے بھی اس کو باہم کشیدگی کا باعث قرار نہ دیا۔

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر متفقہ طور پر اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتی ہیں کہ اس حکم کو واپس لیا جائے

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر)

مجلس خدام الاحمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کی خبر سن کر ہم جملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا اور دیگر اہل دیہہ کے ہر فرقہ کے دوستوں کو سخت رنج وغم ہوا ہماری حکومت سے پرزور استدعا ہے کہ کتاب کی ضبطی کے احکام واپس لے کر انصاف کا ثبوت دیا جائے

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۳۵ جنوبی)

مجلس خدام الاحمدیہ دارالیمن ربوہ کی طرف سے

محلہ میں ایک ڈسپنسری اور لائبریری کا قیام

ربوہ ۔ مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالیمن کی طرف سے محلہ میں ایک ڈسپنسری اور ایک لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ۔ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۶۳ کی شام کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ان ہر دو اداروں کا اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا تھا۔ بعد ازاں نماز مغرب کے بعد آپ نے مسجد محلہ دارالیمن میں محلہ کے خدام سے خطاب کرتے ہوئے جسمانی اور روحانی امراض کے قرآنی علاج پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی اور اس ضمن میں قرآن مجید کی متعدد آیات کی بہت لطیف تفسیر بیان کی۔

ہر دو ادارہ جات ابھی روز سے ہی برابر مصروف کار ہیں ۔ مکرم ڈاکٹر اختر احمد شیخ صاحب ڈسپنسری کے انچارج کے طور پر فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ ڈسپنسری روزانہ ۵ بجے سے ۷ بجے شام تک کھلتی ہے ۔ اس سے محلہ کے احباب خاصی تعداد میں استفادہ کر رہے ہیں

(خلیفہ صباح الدین احمد ۔ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالیمن ربوہ)

مبلغین اسلام کے اعزاز میں خوش آمدید والوداع کی مشترکہ تقریب

ربوہ ۔ مورخہ ۲۵ رمئی ۱۹۶۳ء ۵ بجے شام کمیٹی روم تحریک جدید میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے ایک خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں بیرونی ممالک سے واپس تشریف لانے والے مبلغین اسلام مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا مغربی افریقہ اور مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب مبلغ گھانا کو خوش آمدید کہا گیا اور اعلائے اسلام کی غرض سے بیرونی ممالک میں تشریف لے جانے والے مبلغین میں سے مکرم قریشی محمد افضل صاحب اور مکرم مولوی عبدالحمید صاحب آف کراچی کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں صدارت کے فرائض مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے ادا فرمائے۔

خوش آمدید والوداع کے مشترکہ ایڈریس کے جواب میں باہر سے تشریف لانے والے مبلغین کی طرف سے مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے اور باہر تشریف لے جانے والے مبلغین کی طرف سے مکرم مولوی عبدالحمید صاحب نے مختصر تقاریر میں مجلس مقامی کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے مبلغین کو بعض قیمتی نصائح سے نوازا۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

سگریٹ کی دوکانوں کے متعلق محترم صدر صاحب نگران بورڈ کا مکتوب گرامی

ربوہ کے احمدی احباب توجہ فرمائیں

ایک دکاندار ربوہ کی درخواست پر حضرت صدر صاحب نگران بورڈ نے نظارت اصلاح و ارشاد کی رپورٹ طلب فرمائی تھی ۔ نظارت کی رپورٹ پر حضرت صدر صاحب کی طرف سے ذیل کی چٹھی موصول ہوئی ہے :-

"مکرمی و محترمی ناظر صاحب اصلاح و ارشاد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا خط بابت دکانات سگریٹ موصول ہوا۔ ابتداء میں حضور کا ارشاد کہ ربوہ میں سگریٹ فروشی کی تمام دکانیں بند کر دی جائیں ۔ بہت مبارک اور ضروری ہے ۔ اس پر سختی سے عمل ہونا چاہیئے ۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص حیلہ جوئی کے طریق پر اپنے لئے کوئی رستہ نکال لے ۔ غالباً سگریٹ کے حکم میں سگار اور تمباکو بھی شامل ہوگا ۔ اب یہ آپ کے محکمے کا کام ہے ۔ کہ اس حکم کے اجراء میں کڑی نگرانی سے کام لیں ۔ تاکہ یہ لعنت ربوہ سے کلیتہً دور ہو جائے ۔ اور کوئی امکانی رخنہ باقی نہ رہے ۔"

تمام دوستوں کا فرض ہے کہ اس لغو فعل سے اجتناب کریں ۔ اور مرکز ربوہ کی زمین کو اس سے پاک و صاف رکھیں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

امتحان ستارہ اطفال میں ہزاروں احمدی بچوں کی شرکت

اطفال الاحمدیہ کے دو سالہ پروگرام کے تحت پہلا امتحان ستارہ اطفال ۱۹ مئی کو سارے پاکستان میں لیا گیا ۔ جس میں ہزاروں احمدی بچوں نے نہایت شوق سے حصہ لیا ۔ الحمد للہ علی ذالک ۔

۲ ۔ پرچوں کے بنڈل کے بنڈل واپس آ رہے ہیں جن مجالس نے ابھی تک جوابی پرچے دفتر مرکزیہ کو نہ بھجوائے ہوں وہ مزید تاخیر نہ کریں فوراً روانہ کر دیں ۔ ورنہ نتیجہ میں ان کی مجلس کا نام نہ آ سکے گا ۔

۳ ۔ اب اس پروگرام کے تحت اگلا امتحان "ہلال اطفال" ۱۱ ستمبر کو منعقد ہوگا اس کے لئے تیاری ابھی سے شروع ہو جانی چاہیئے ۔ اس کورس کے جوابات بچوں کے رسالہ "تشحیذ الاذہان" میں آجکل شائع ہو رہے ہیں ۔ لجنہ اماء اللہ کا شائع شدہ کتابچہ "راہ ایمان" (قیمتی ۱۰ آنے) بھی اس میں مدد دے سکتا ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

آوارہ کتوں کے خلاف مہم

اہالیان ربوہ کی آگاہی کے لئے مستقل طور پر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر آئندہ ٹاؤن کمیٹی کے زیر اہتمام کتے مارنے کی مہم کے دوران کوئی پالتو کتا گلے میں پٹہ اور کمیٹی کا ٹوکن نہ ہونے کی صورت میں ہلاک کر دیا گیا ۔ تو کمیٹی اس کی ذمہ دار نہ ہوگی

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

رِنگ ڈیک ٹینس ٹورنامنٹ

ربوہ ۔ کل مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۶۳ء بروز اتوار ۵ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر جنوبی کے زیر اہتمام "رنگ ڈیک ٹینس ٹورنامنٹ" شروع ہو گیا اسکا افتتاح مکرم قریشی محمد اسحاق صاحب معتمد مجلس مقامی نے فرمایا ۔ اس میں ۴۰ سے زائد ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں اور یہ ۲۰ مئی تک جاری رہیگا ۔

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر جنوبی ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم سے خاکسار کو بتاریخ ۲۴ رمئی ۶۳ء بروز جمعہ فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے لمبی عمر بخشے صالح اور خادم اسلام بنائے والدین اور بھائی بہنوں کے لئے موجب رحمت و برکت اور قرۃ العین بنائے ۔ آمین

(خاکسار نور احمد عابد احمد نگر جھنگ)

فہرست جماعتہائے احمدیہ

جن کے لازمی چندوں کی وصولی میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے

چندوں کی رقوم میں یہ اضافہ اور ترقی کی رفتار کا اندازہ جو نیچے درج ہے یہ ۶۲-۱۹۶۳ء کی اصل وصولی پر مبنی ہے جو ۵۴-۱۹۵۵ء کی اصل وصولی کے مقابل پر واقع ہوا ہے

نمبر شمار	نام جماعت	وصولی کی رقم میں ازدیاد	ترقی کی رفتار
۱	لاہور	سوا لاکھ	سوا دو گنا
۲	کراچی	ایک لاکھ	پونے دو گن
۳	ربوہ	۳۶ ہزار	ساڑھے تین گنا
۴	راولپنڈی	۲۷ ہزار	پونے دو گن
۵	لائل پور	۲۱ ہزار	پونے تین گنا
۶	ڈھاکہ	۱۶ ہزار	پونے پانچ گنا
۷	حیدر آباد	۱۴ ہزار	پونے چھ گن
۸	سرگودھا شہر	۱۲ ہزار	دو گنا
۹	پشاور	۱۲ ہزار	پونے دو گن
۱۰	کوئٹہ	۱۰ ہزار	ڈیڑھ گنا
۱۱	چٹاگانگ	۹ ہزار	اڑھائی گن
۱۲	منگھیانہ	۶ ہزار	سوا دو گن
۱۳	شیخوپورہ	۶ ہزار	پونے دو گن
۱۴	سیالکوٹ شہر	۶ ہزار	ڈیڑھ گن
۱۵	گوجرانوالہ	۵½ ہزار	پونے دو گن
۱۶	جہلم	۵ ہزار	دو گن
۱۷	منٹگمری	۵ ہزار	پونے دو گنا
۱۸	باندھی	۴½ ہزار	دو گنا
۱۹	کنری	۴½ ہزار	〃
۲۰	وزیر آباد	۴½ ہزار	ساڑھے چار گنا
۲۱	چک ۹ پنیار	۴ ہزار	ساڑھے دس گن
۲۲	بہاول پور	۴ ہزار	ساڑھے چار گنا
۲۳	مردان	۴ ہزار	دو گن
۲۴	ملتان شہر	۴ ہزار	ڈیڑھ گنا
۲۵	کوہاٹ	۳½ ہزار	سوا چار گن
۲۶	بشیر آباد سٹیٹ	۳½ ہزار	اڑھائی گنا
۲۷	محمود آباد 〃	۳½ ہزار	پونے دو گنا
۲۸	گجرات	۳½ ہزار	ڈیڑھ گن
۲۹	قصور	۳½ ہزار	دو گنا
۳۰	بہاول نگر	۳½ ہزار	پونے چار گنا
۳۱	ملتان چھاؤنی	۳ ہزار	ڈیڑھ گن
۳۲	محمود آباد سٹیٹ	۲½ ہزار	تین گنا
۳۳	احمد نگر متصل ربوہ	۲½ ہزار	اڑھائی گنا
۳۴	آنبہ کرم پور	۲½ ہزار	〃
۳۵	سیالکوٹ چھاؤنی	۲½ ہزار	دو گنا
۳۶	رحیم یار خان	۲½ ہزار	پونے تین گن
۳۷	عارف والا	۲ ہزار	پونے پانچ گن
۳۸	احمد آباد سٹیٹ	۲ ہزار	دو گنا
۳۹	اوکاڑہ	۲ ہزار	سوا گنا
۴۰	نواب شاہ	۲ ہزار	پونے دو گنا
۴۱	الہ آباد	۱¾ ہزار	چھ گنا
۴۲	منڈی بہاؤالدین	۱¾ ہزار	دو گنا
۴۳	حافظ آباد	۱¾ ہزار	〃
۴۴	سرائے عالمگیر	۱½ ہزار	ساڑھے چودہ گنا
۴۵	خانپور منڈی	۱½ ہزار	پونے چار گنا
۴۶	چک ۱۲ دوہ	۱½ ہزار	ساڑھے تین گنا
۴۷	چک ۵۵/۲ ایل محمود آباد	۱½ ہزار	پونے تین گنا
۴۸	جمال پور سندھ	۱½ ہزار	اڑھائی گنا
۴۹	چک ۱۸ بہوڑو	۱½ ہزار	سوا دو گن
۵۰	چنیوٹ	۱½ ہزار	پونے دو گن
۵۱	ڈسکہ	۱½ ہزار	〃
۵۲	رسالپور	۱½ ہزار	ڈیڑھ گنا
۵۳	ڈنگہ	۱½ ہزار	سوا نو گنا
۵۴	پتوکی منڈی	۱½ ہزار	پونے چھ گنا
۵۵	چک ۸ ج ب سرشمیر روڈ	۱½ ہزار	ساڑھے تین گنا
۵۶	لاڑکانہ	۱½ ہزار	تین گن
۵۷	برہمن بڑیہ	۱½ ہزار	اڑھائی گن
۵۸	ڈگری	۱½ ہزار	دو گن
۵۹	چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پور	۱½ ہزار	〃
۶۰	مانگٹ اونچے	۱½ ہزار	
۶۱	کیمبل پور	۱½ ہزار	ڈیڑھ گنا
۶۲	بھڈال	۱ ہزار	پونے چار گنا
۶۳	ڈریا نوالہ	۱ 〃	تین گنا
۶۴	میانوالی	۱ 〃	دو گنا
۶۵	مسن باڈہ	۱ 〃	اڑھائی گنا
۶۶	کوٹ فتح خان	۱ 〃	دو گنا
۶۷	چک ۸۸ ج ب صیانہ	۱ 〃	〃
۶۸	چک ۹۸ شش	۱ 〃	پونے دو گنا
۶۹	خوشاب	۱ 〃	〃
۷۰	چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ	۱ 〃 تقریباً	تین گنا
۷۱	بھکو بھٹی	۱ 〃 〃	اڑھائی گنا
۷۲	تیج گاؤں	۱ 〃 〃	〃
۷۳	ڈگری گھمن	۱ 〃 〃	پونے دو گنا

(ناظر بیت المال)

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا کچھ دنوں سے میعادی بخار سے بیمار ہے احباب جماعت سے اسکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد صادق پریم کوٹی۔ غلہ منڈی ربوہ)

اطراف و جوانب عالم کی جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے پُرزور احتجاج

بقیہ صہ اوّل

سٹاک ہالم (سویڈن) کے نومسلم احمدیوں کا مکتوب

عزت مآب صدر پاکستان!

ابھی حال ہی میں ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی کتاب "FOUR QUESTIONS ANSWERED" کے اردو ایڈیشن "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے تمام نسخوں کو بحق سرکار ضبط قرار دے دیا ہے۔

ہم پوری شدت کے ساتھ ضبطی کے اس حکم کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اور حضرت احمد علیہ السلام نے اس کتاب میں اسلام پر سراج الدین نامی ایک عیسائی کی طرف سے کئے گئے اعتراضوں کا ہی جواب دیا ہے کتاب دیگر ادیان اور علی الخصوص عیسائیت کے بالمقابل اسلام کے حق میں بہت سے مضبوط دلائل پر مشتمل ہے۔

ایک اسلامی مملکت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ایک ایسی تحریک کا ہاتھ بٹائے جس نے ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے نہ کہ یہ کہ وہ اس کے لٹریچر کو ضبط کر کے اشاعت اسلام کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرے یہ اقدام اس لئے بھی ناقابل فہم ہے کہ اس کا یہ لٹریچر تو پاکستان کے ابتدائی ایام سے ہی آزادانہ طور پر اشاعت پذیر ہوتا چلا آرہا ہے۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ جناب والا اس سارے معاملہ پر ازسر نو غور کریں گے اور اس انتہائی مفید کتاب پر سے پابندی اٹھالیں گے۔

سیف الاسلام محمود ارکسن۔ اعزازی مبلغ اسلام۔ سٹاک ہالم (سویڈن)

کوپن ہیگن (ڈنمارک) کے مسلمانوں کا تار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب والا! السلام علیکم

ہم دستخط کنندگان ذیل اپنے نماز جمعہ کے اس اجتماع سے ہی یہ عرضداشت جناب والا کی خدمت میں ارسال کر رہے ہیں۔ ہم جناب والا سے آپ کی صدر پاکستان کی حیثیت میں یہ التجا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی کتاب پر سے حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے عائد کردہ پابندی کو اٹھانے کا حکم صادر فرمائیں۔ والسلام

ہم ہیں ڈنمارک کے مسلمان
(ڈنیش۔ عراقی۔ مصری۔ افریقی۔ پاکستانی)

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) کا مکتوب

ہم ممبران جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) کو پاکستانی اخبارات سے پتہ چلا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۸۹۷ء میں رقم فرمائی تھی ضبط کرلی ہے ہمیں الفاظ نہیں ملتے جن میں ہم حکومت کے اس فیصلہ پر اپنے غم واندوہ۔ دلی درد اور صدمہ کا اظہار کرسکیں۔ یہ فیصلہ کسی لحاظ سے بھی تو جائز قرار نہیں پاسکتا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کتاب ۱۸۹۷ء کے اس دور میں لکھی گئی تھی جب کہ برصغیر برطانیہ کے زیر اقتدار تھا اُس وقت اور اس کے بعد عیسائیوں نے کبھی اس کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھائی اور نہ ہی کسی اور طریق سے اس کو ضبط کرانے کی کوشش کی

وہی موثر، قائل کردینے والے معقول اور متین دلائل جن کی وجہ سے ہم میں سے بہت سوں نے عیسائیت کو خیرباد کہہ کر اسلام قبول کیا۔ ہماری مسلمان حکومت کو قابل اعتراض نظر آنے لگے یہ ایسی عجیب بات ہے کہ ہم تو اسے تصور میں بھی نہیں لا سکتے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ضرور اس معاملہ میں غلط فہمی ہوئی ہے لہٰذا ہم آپ سے پرزور اپیل کے رنگ میں درخواست کرتے ہیں کہ آپ ازراہ مہربانی ذاتی طور پر اس سارے معاملہ کی چھان بین کریں اور اس نامناسب اور ناجائز ضبطی کو ختم کرائیں۔

ہم اس امر پر یقین رکھتے ہیں اور ہمیں پورا اعتماد ہے کہ آپ مفاد اسلام کے ساتھ ذاتی طور پر بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور آپ کو اس سے پوری پوری ہمدردی بھی ہے چنانچہ ہمیں امید ہے کہ آپ اس معاملہ کو خود اپنے ہاتھ میں لے کر پابندی کو فوری طور پر اٹھوا دیں گے

آپ کا تابعدار
یوسف سیلا (YUSUF SYLLA)
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ مغربی افریقہ

جماعت احمدیہ نیروبی (مشرقی افریقہ) کا مکتوب

عزت مآب!

جماعت احمدیہ نیروبی (مشرقی افریقہ) کو یہ معلوم کرکے شدید صدمہ ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے ایک انتہائی ناروا اور قابل افسوس اقدام کے ذریعے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدیٔ معہود کی کتب میں سے ایک کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" بحق سرکار ضبط قرار دیدی ہے۔ یہ امر خاص طور پر قابل غور ہے کہ یہ کتابچہ آج سے ۷۰ سال قبل ایک عیسائی کے چار سوالوں کے جواب میں تحریر کیا گیا تھا۔ اس عیسائی نے خود یہ سوالات حضرت احمد علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرکے ان کا جواب طلب کیا تھا۔ ان سوالوں کا جواب اُس وقت دیا گیا جب غیر منقسم ہندوستان پر ایک عیسائی طاقت حکمران تھی۔ اس جواب پر کسی حلقہ کی طرف سے کبھی کسی قسم کی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا گیا حتیٰ کہ خود سوال کرنے والے نے اس قسم کی کوئی شکایت نہیں کی کہ یہ جواب اُس کی اپنی یا کسی اور کی دلآزاری کا موجب ہوا ہے۔ اب آکر ایک اسلامی جمہوریہ کے ہاتھوں جو دفاع اسلام کی علمبردار ہے اس کتابچہ کی ضبطی نہ صرف عجیب بلکہ سراسر بے جا اور غیر معقول ہے اور مقدس بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حرف گیری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خواہ مخواہ اغیار کو مطمئن کرنے کی بزدلانہ کوشش پر دلالت کرتی ہے۔

لہٰذا ہماری جماعت مطالبہ کرتی ہے کہ یہ حکم فوری طور پر منسوخ کرکے اس کی اشاعت کو اسی طرح بحال کیا جائے جس طرح یہ گذشتہ ساٹھ سال یا اس سے بھی زائد عرصہ سے آزادانہ طور شائع ہوتی چلی آرہی ہے۔

حقیقت الامر کے طور پر ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ خود اس کتاب پر نگاہ ڈال کر اس کے مندرجات کو ملاحظہ فرمائیں۔ آپ دیکھیں گے کہ اس میں عیسائیوں کی اپنی تحریرات کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ جنہیں خود پولوسی عقائد کے رد میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ عقائد اور نہ ان سے متعلق بنیادی تحریرات اللہ تعالےٰ کے نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی توہین پر مشتمل ہونے کے باعث نہ صرف عیسائیوں کے سمجھدار طبقہ کے نزدیک دلآزار ہیں بلکہ دنیا بھر میں ہم مسلمانوں کی بھی ان سے کچھ کم دلآزاری نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ خود بہت سے عیسائی محققین نے ان پولوسی عقائد پر اس سے کہیں زیادہ تلخ اور شدید اعتراضات کئے ہیں جتنی کہ حضرت احمد علیہ السلام نے ان پر تنقید فرمائی ہے آپ تو تنقید کے سلسلہ میں اُس حد کے قریب بھی نہیں گئے جسے خود عیسائی محققین نے پار کر دکھایا۔

لہٰذا ہم پورے جذبہ کے ساتھ آپ کے جذبۂ انصاف سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ خود مداخلت فرما کر صوبائی حکومت کو یہ غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ حکم واپس لینے پر مجبور کریں اور اس طرح جمہوریۂ پاکستان کی اسلامی حیثیت میں ہمارے اعتماد کو بحال فرمائیں۔

ہم ہیں آپ کے وفا شعار
ممبران جماعت احمدیہ نیروبی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵